حرمين
رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

الدُّعَاءُ وَيَلِيهِ العِلاَجُ بِالرُّقَى مِنَ الكِتَابِ وَالسُّنَّةِ | أردو | اردو

# دعا اور رُقیہ کے ذریعہ علاج کتاب وسنت کی روشنی میں


ڈاکٹر سعید بن علی بن وهف القحطانی
رحمہ اللہ

**ⓒ جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات ، ١٤٤٨هـ**

بن وهف ، سعيد
الدعاء ويليه العلاج بالرقى من الكتاب والسنة - أردو. / سعيد
بن وهف ؛ جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات - ط١. .- الرياض
، ١٤٤٨هـ

١٤٩ ص ؛ ..سم

**رقم الإيداع: ١٤٤٨/٣٧٣٢**
**ردمك: ٩-٤٠٣-٥١٧-٦٠٣-٩٧٨**

# الدُّعَاءُ
# وَيَلِيهِ العِلَاجُ
# بِالرُّقَى مِنَ الكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

# دعا اور رُقیہ کے ذریعہ علاج
# کتاب و سنت کی روشنی میں

ڈاکٹر سعید بن علی بن وھف القحطانی

رحمہ اللہ

# کتاب وسنت کی دعائیں

﴿ وَلِلَّهِ ٱلۡأَسۡمَآءُ ٱلۡحُسۡنَىٰ فَٱدۡعُوهُ بِهَاۖ وَذَرُواْ ٱلَّذِينَ يُلۡحِدُونَ فِيٓ أَسۡمَٰٓئِهِۦۚ سَيُجۡزَوۡنَ مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ١٨٠ ﴾

"اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سو ان ناموں سے اللہ کو پکارو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی"۔[الاعراف:۱۸۰]

**الله -الاول-الآخر-الظاهر-الباطن-العليّ- الأعلى**

اللہ، اول، آخر، ظاہر، باطن، بلند، بلند ترین

**المتعال-العظيم-المجيد-الكبير-السميع- البصير-العليم**

بلند مرتبہ والا، عظمت والا، بزرگی والا، بڑا، سننے والا، دیکھنے والا، جاننے والا

**الخبير-الحميد-العزيز-القدير-القادر-المقتدر-القويُّ**

خبر رکھنے والا، تعریف کا سزاوار، عزیز (غالب)، قدرت والا، القادر والقدیر والمقتدر، طاقت ور

**المتين-الغني-الحكيم-الحليم-العفوُّ-الغفور-الغفار**

مضبوط، تونگر، حکمت والا، بردبار، معاف کرنے والا، درگزر کرنے والا، بہت زیادہ بخشنے والا

**التوّاب-الرقيب-الشهيد-الحفيظ-اللطيف-القريب-المجيب**

بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، نگہبان، تمام چیزوں پر مطلع، حفاظت کرنے والا، باریک بیں، قریب، دعا قبول کرنے والا

**الودود-الشاكر-الشكور-السيد-الصمد-القاهر-القهار**

محبت کرنے والا، قدر دان، بڑا قدر دان، سر دار، بے نیاز، غالب، سب کو مغلوب کرنے والا

**الجبار-الحسيب-الهادي-الحكم-القدوس-السلام -البَرُّ**

الجبار، حساب لینے والا، ہدایت دینے والا، فیصلہ کرنے والا، (ہر نقص و عیب سے) پاک، سلامتی والا، بھلائی کرنے والا

**الوهَّاب-الرحمن-الرحيم-الكريم-الأكرم-الرءوف-الفتّاح**

بہت زیادہ عطا کرنے والا، بڑا مہربان، نہایت رحم والا، سخی، بڑا سخی، بہت ہی شفیق، رحمت کے دروازے کھولنے والا

**الرَّازق-الرَّزَّاق-الحي-القَيُّوم -الربّ-الملك-المليك**

روزی دینے والا، بہت زیادہ روزی دینے والا، زندہ، سب کو تھامنے والا، پالنے والا، بادشاہ، ملک کا مالک

**الواحد-الأحد -المتكبِّر-الخالق-الخلاّق-البارئ -المصوِّر**

ایک، اکیلا، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، بہت زیادہ ایجاد کرنے والا، وجود میں لانے والا، تصویر بنانے والا

**المؤمن- المهيمن- المحيط-المقيت-الوكيل-الكافي - الواسع**

امن دینے والا، محافظ، احاطہ کرنے والا، طاقت و قدرت رکھنے والا، کارساز، کافی، وسعت والا

**الحق-الجميل-الرفيق-الحيي-الستير-الإله - القابض**

الحق، خوب صورت، نرمی سے کام لینے والا، حیا کرنے والا، پردہ ڈالنے والا، معبود، تنگی کرنے والا

**الباسط-المعطي-المقدِّم-المؤخِّر-المبين-المنّان - الوليّ**

کشادگی کرنے والا، دینے والا، آگے کرنے والا، پیچھے کرنے والا، واضح کرنے والا، بہت زیادہ احسان کرنے والا، ولی

**المولٰى- النصير-الشافي - مالك الملك- جامع الناس**

مولی، مددگار، شفا دینے والا، ملک کا مالک، لوگوں کو یکجا کرنے والا

**نور السموات والأرض - ذو الجلال والإكرام - بديع السموات والأرض**

آسمانوں اور زمین کا نور – عزت و جلال والا – آسمانوں اور زمین کو بنا کسی نمونے کے پیدا کرنے والا[1]

---

[1] ان ناموں کو کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ دیکھنے کے لیے مؤلف ہی کی کتاب "شرح أسماء الله الحسنى في ضوء الكتاب والسنة" کی طرف رجوع کریں۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

# مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں۔ ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفوس اور برے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسے اللہ تعالی ہدایت عنایت کر دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے، اسے کوئی راہ نہیں دکھا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ بکثرت درود و سلام نازل ہو آپ پر، آپ کی آل و اولاد پر، آپ کے ساتھیوں پر اور قیامت کے دن تک پوری ایمان داری کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے والوں پر۔ امابعد!

یہ میری کتاب "الذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ وَالعِلَاجُ بِالرُّقَى مِنَ الكِتَابِ وَالسُّنَّةِ"[1]

---

[1] تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں، مذکورہ اصل کتاب، اس میں درج احادیث کی تفصیلی تخریج کے ساتھ چار جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ پہلی اور دوسری جلد میں اذکار (حصن المسلم) ہیں، تیسری جلد میں دعائیں ہیں اور چوتھی جلد میں دعاؤں کے ذریعے علاج کا بیان ہے۔

کا اختصار ہے۔ میں نے اس میں دعا والے حصے کا اختصار کیا ہے، تا کہ فائدہ اٹھانا آسان ہو جائے۔ اس میں کچھ دعاؤں اور نفع بخش فوائد کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے، ان شاء اللہ تعالی۔ اللہ سے، اس کے اسمائے حسنی اور بلند و بالا صفات کے واسطے سے دعا ہے کہ اس عمل کو اپنی رضا جوئی کا ذریعہ بنائے۔ وہی اس کا مالک ہے اور اسی کے پاس اس کی طاقت ہے۔

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد ﷺ پر، آپ کی آل و اصحاب پر اور قیامت تک آپ کی پیروی کرنے والوں پر ڈھیروں درود و سلام اور برکت نازل فرمائے۔

**تحریر کردہ:**

**سعید بن علی بن وھف القحطانی**

# دعا کی فضیلت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدۡعُونِيٓ أَسۡتَجِبۡ لَكُمۡۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسۡتَكۡبِرُونَ عَنۡ عِبَادَتِي سَيَدۡخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝٦٠ ﴾

"اور تمہارے رب نے کہا کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، جو لوگ میری عبادت سے خود سری کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے "[غافر:٦٠]

اور ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌۖ أُجِيبُ دَعۡوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِۖ فَلۡيَسۡتَجِيبُواْ لِي وَلۡيُؤۡمِنُواْ بِي لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُونَ ۝١٨٦ ﴾

"جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں (تو آپ کہہ دیں کہ) یقینا میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں۔ اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے"۔[البقرۃ:١٨٦]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دعا ہی عبادت ہے۔ تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا ہے): مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا"۔[1]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک تمھارا رب باحیا اور سخی ہے۔ بندہ جب اس کی طرف اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے حیا آتی ہے کہ انہیں خالی لوٹا دے"۔[2]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو مسلمان کوئی دعا کرتا ہے، جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو، تو اللہ اسے تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز عطا کرتا ہے: یا تو اس کی دعا کو اسی دنیا میں قبول کر لیتا ہے یا اسے اس کی آخرت کے لیے جمع رکھ لیتا ہے یا پھر اس سے اسی کے مثل برائی دور کر دیتا ہے۔" صحابہ کرام نے کہا: تب تو ہم خوب دعائیں کیا کریں گے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تو کہیں زیادہ دینے والا ہے"۔[3]

---

[1] ابو داود ۲/۷۸ حدیث نمبر ۱۴۸۱، ترمذی ۵/۲۱۱ حدیث نمبر ۲۹۵۹ اور ابن ماجہ ۲/۱۲۵۸ حدیث نمبر ۳۸۲۸۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع الصغیر ۳/۱۵۰ اور صحیح ابن ماجہ ۲/۳۲۴ میں صحیح کہا ہے۔

[2] ابو داود ۲/۷۸ حدیث نمبر ۱۴۸۸، ترمذی ۵/۵۵۷ حدیث نمبر ۳۵۵۶ اور ابن ماجہ ۲/۱۲۷۱ حدیث نمبر ۳۸۶۵۔ ابن حجر کہتے ہیں: "اس کی سند جید ہے۔" البانی نے بھی اسے صحیح الترمذی ۳/۱۷۹ میں صحیح کہا ہے۔

[3] ترمذی ۵/۵۶۶ اور ۵/۴۶۲ حدیث نمبر ۳۵۷۳ اور احمد ۳/۱۸ حدیث نمبر ۱۱۱۵۰۔ البانی نے اسے صحیح الجامع الصغیر ۵/۱۱۶ اور صحیح الترمذی ۳/۱۴۰ میں صحیح کہا ہے۔

## دعا کے آداب اور اس کی قبولیت کے اسباب[1]:

۱- اللہ کے لیے اخلاص

۲۔ سب سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کرنا اور اس کے بعد نبی ﷺ پر درود بھیجنا۔ اختتام بھی اسی سے کرنا۔

۳۔ پورے یقین سے دعا کرنا اور قبولیت کا یقین رکھنا۔

۴۔ دعا کرتے وقت رونا، گڑگڑانا اور جلد بازی سے کام نہ لینا۔

۵۔ دعا کرتے وقت دل کو حاضر رکھنا۔

۶۔ خوش حالی اور تنگ حالی دونوں میں دعا کرنا۔

۷۔ صرف اور صرف اللہ سے مانگنا۔

۸۔ بیوی، مال و دولت اور اپنے بچوں اور خود اپنے لیے بد دعا نہ کرنا۔

۹۔ ہلکی آواز میں دعا کرنا۔ نہ چلّا کر دعا کی جائے اور نہ من ہی من میں۔

۱۰۔ اللہ کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کرنا اور بخشش طلب کرنا۔ اسی طرح اس کی دی ہوئی نعمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس کا شکر بجالانا۔

۱۱۔ دعا میں بتکلف مسجع عبارت استعمال نہ کرنا۔

---

[1] ان آداب اور قبولیت کے اسباب کو دلائل کے ساتھ دیکھیے اصل کتاب ۳/ ۹۲۷-۹۷۵ میں۔

۱۲۔ تضرع، خشوع، چاہت اور ڈر کے ساتھ دعا کرنا۔

۱۳۔ توبہ کرنے کے ساتھ، اگر کسی بندے کا حق مار رکھا ہو تو اسے اس کا حق واپس کرنا۔

۱۴- تین بار دعا کرنا۔

۱۵۔ قبلہ کی جانب منہ کرنا۔

۱٦۔ دعا کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔

۱۷۔ ہو سکے تو دعا سے پہلے وضو کر لینا۔

۱۸۔ دعا میں حد سے تجاوز نہ کرنا۔

۱۹۔ دوسرے کے لیے دعا کرتے وقت پہلے اپنے لیے دعا کرنا۔[۱]

۲۰۔ اللہ کے اسمائے حسنی اور بلند صفات، یا اپنے کسی نیک عمل یا کسی زندہ اور

---

(۱) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاں یہ ثابت ہے کہ آپ نے کسی اور کے لیے دعا کرتے وقت پہلے اپنے لیے دعا کی، وہیں یہ بھی ثابت ہے کہ پہلے اپنے لیے دعا نہیں بھی کی۔ انس، عبد اللہ بن عباس اور ام اسماعیل رضی اللہ عنہم کے لیے دعا کرتے وقت آپ نے پہلے اپنے لیے دعا نہیں کی۔ اس مسئلے میں تفصیل کے لیے دیکھیے صحیح مسلم پر امام نووی کی شرح ۱۵ / ۱۴۴، ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی ۹ /۳۲۸ اور صحیح بخاری کی شرح فتح الباری ۱ / ۲۸۱۔

موجود نیک انسان کی دعا کو وسیلہ بنانا۔

۲۱۔ کھانا، پانی اور لباس کا حلال ہونا۔

۲۲۔ کسی گناہ کی یا رشتے ناتے کو توڑنے کی دعا نہ کرنا۔

۲۳۔ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

۲۴۔ تمام گناہوں سے دور رہنا۔

**وہ اوقات، حالات اور جگہیں، جہاں دعا قبول ہوتی ہے[1]:**

۱۔ شب قدر۔

۲-رات کا آخری حصہ۔

۳-فرض نمازوں کے بعد کا وقت۔

۴-اذان اور اقامت کے درمیان۔

۵- ہر رات کی ایک (خاص) گھڑی۔

۶۔ فرض نمازوں کی اذان کا وقت۔

۷۔ بارش ہوتے وقت۔

---

[1] ان اوقات، احوال اور اماکن کو دلائل کے ساتھ دیکھنے کے لئے اصل کتاب ۳/ ۹۷۵-۱۱۱۷ کا مراجعہ کریں۔

۸۔ اللہ کے راستے میں صفوں کا جنگ کے لیے آگے بڑھتے وقت۔

۹۔ جمعہ کے دن کی ایک (خاص) گھڑی۔

اس کے بارے میں راجح ترین قول یہ ہے کہ یہ جمعہ کے دن عصر کے بعد کی سب سے آخری گھڑی ہے۔ خطبہ اور نماز کی گھڑی بھی ہو سکتی ہے۔

۱۰۔ سچی نیت سے زمزم کا پانی پیتے وقت۔

۱۱۔ سجدے میں۔

۱۲۔ رات میں نیند ٹوٹ جانے پر، اور اس وقت کے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے ثابت شدہ دعا پڑھتے وقت۔

۱۳– طہارت کی حالت میں سونے کے بعد رات میں جاگنے پر دعا کرتے وقت۔

۱۴۔ یہ آیت پڑھ کر دعا کرتے وقت: "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ"۔

۱۵– میت کی وفات کے بعد لوگوں کا دعا کرنا۔

۱۶۔ آخری تشہد میں اللہ کی تعریف اور محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجنے کے بعد دعا کرنا۔

۱۷۔ اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعے دعا کرتے وقت کہ جس کے ذریعے دعا کرنے پر وہ قبول کرتا ہے اور مانگنے پر وہ دیتا ہے۔[1]

۱۸۔ ایک مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنا۔

۱۹۔ میدان عرفہ میں کی جانے والی دعا۔

۲۰۔ ماہ رمضان میں دعا کرنا۔

۲۱۔ مسلمانوں کے ذکر کی مجلسوں میں کی جانے والی دعا۔

۲۲۔ مصیبت کے وقت کی جانے والی یہ دعا: "إِنَّاللهِ وَ إِنَّاإِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا"۔

۲۳۔ اس وقت کی جانے والی دعا جب دل کامل اخلاص کے ساتھ اللہ کی جانب متوجہ ہو۔

۲۴۔ مظلوم کی ظالم کے حق میں کی گئی بد دعا۔

۲۵۔ والد کا اپنے بچوں کے حق میں کی گئی دعا یا ان کے خلاف کی گئی دعا۔

۲۶۔ مسافر کی دعا۔

---

[1] اللہ کا اسم اعظم اس کتاب کی حدیث نمبر ۲۰۳، ۱۰۴اور ۱۰۵میں دیکھیے۔

۲۷۔ روزے دار کی دعا، جب تک افطار نہ کر لے۔

۲۸۔ روزے دار کی دعا جو افطار کے وقت کی جائے۔

۲۹۔ پریشان حال کی دعا۔

۳۰انصاف پرور حاکم کی دعا۔

۳۱۔ صالح اولاد کی دعا جو والدین کے حق میں کی گئی ہو۔

۳۲۔ وضو کے بعد، جب نبی ﷺ سے منقول دعاؤں کے ذریعے مانگے۔

۳۳۔ جمرہ صغری کو پتھر مارنے کے بعد کی جانے والی دعا۔

۳۴۔ جمرہ وسطی کو پتھر مارنے کے بعد کی جانے والی دعا۔

۳۵۔ کعبہ کے اندر کی گئی دعا۔ اور جس نے حِجر (حطیم) کے اندر نماز پڑھی اس نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی۔

۳۶۔ صفا پہاڑی پر کی گئی دعا۔

۳۷۔ مروہ پہاڑی پر کی گئی دعا۔

۳۸۔ مشعر حرام کے پاس کی گئی دعا۔

اور مسلمان جہاں بھی ہو ہمیشہ اپنے رب سے دعا کرے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ ﴾

"اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کو جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں، پس انہیں چاہیے کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں"۔[البقرۃ:١٨٦]

لیکن ان اوقات، احوال اور اماکن کو زیادہ خصوصیت حاصل ہے۔

## کتاب وسنت کی دعائیں

ساری تعریف صرف ایک اللہ کے لیے ہے اور درود وسلام ہو اس نبی پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

١- ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿١﴾ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٢﴾ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴿٣﴾ مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿٤﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾ ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ﴿٧﴾ ﴾

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔

بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھا (اور سچا) راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، نہ کہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو بھٹکے ہوئے ہیں" [الفاتحہ ۱-۷]

۲- ﴿ ...رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾ ﴾

"اے ہمارے رب، اسے ہم سے قبول فرما، بے شک تو خوب سننے والا، اور خوب جاننے والا ہے" [البقرہ-۱۲۷]

۳-﴿...وَتُبْ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ ﴾

"اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے" [البقرہ:۱۲۸]۔

٤-﴿...رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿٢٠١﴾ ﴾

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے"۔ [البقرہ:۲۰۱]

٥-﴿...سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ ﴾

"ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب!
اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے"۔[البقرہ:۲۸۵]

٦-﴿ ...رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ۝٢٨٦ ﴾

"اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے در گزر فرما! اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر! تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما"۔[البقرہ:۲۸۶]

٧-﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةًۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ۝٨ ﴾

"اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی بہت بڑی عطا دینے والا ہے"۔[آل عمران:۱۶]

۸-﴿...رَبَّنَآ إِنَّنَآ ءَامَنَّا فَٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ۝١٦﴾

"اے ہمارے رب! ہم ایمان لا چکے اس لئے ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا"۔[آل عمران:١٦]

۹-﴿...رَبِّ هَبۡ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةٗ طَيِّبَةًۖ إِنَّكَ سَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ ۝٣٨﴾

"اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے"۔[آل عمران:٣٨]

۱۰-﴿رَبَّنَآ ءَامَنَّا بِمَآ أَنزَلۡتَ وَٱتَّبَعۡنَا ٱلرَّسُولَ فَٱكۡتُبۡنَا مَعَ ٱلشَّٰهِدِينَ ۝٥٣﴾

"اے ہمارے پالنے والے معبود! ہم تیری اتاری ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی، پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے"۔ [آل عمران:٥٣]

۱۱- ﴿رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسۡرَافَنَا فِيٓ أَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ أَقۡدَامَنَا وَٱنصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَٰفِرِينَ ۝١٤٧﴾

"اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے"۔[آل عمران:١٤٧]

١٢- ﴿ ٱلَّذِينَ يَذۡكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمٗا وَقُعُودٗا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمۡ وَيَتَفَكَّرُونَ
فِي خَلۡقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هَٰذَا بَٰطِلٗا سُبۡحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ
ٱلنَّارِ ١٩١ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدۡخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدۡ أَخۡزَيۡتَهُۥۖ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنۡ
أَنصَارٖ ١٩٢ رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيٗا يُنَادِي لِلۡإِيمَٰنِ أَنۡ ءَامِنُواْ بِرَبِّكُمۡ
فَـَٔامَنَّاۚ رَبَّنَا فَٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلۡأَبۡرَارِ ١٩٣
رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۖ إِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ
ٱلۡمِيعَادَ ١٩٤ ﴾

"اے ہمارے پروردگار! تونے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔" "اے ہمارے پروردگار! بے شک جسے تو دوزخ میں ڈال دے، اسے یقیناً تونے رسوا کر دیا، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا باآواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ، پس ہم ایمان لائے۔ یا الٰہی اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔ اے ہمارے پالنے والے معبود! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تونے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور

ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کر، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا"۔[آل عمران:۱۹۱-۱۹۴]

۱۳-﴿ ... رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَٱكۡتُبۡنَا مَعَ ٱلشَّٰهِدِينَ ۝٨٣ ﴾

"اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، سو ہمیں شہادت دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔[المائدۃ:۸۳]

۱٤-﴿...رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ ۝٢٣ ﴾

"دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے"[الاعراف:۲۳]

۱۵-﴿ ...رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ ٱلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝٤٧ ﴾

"اے ہمارے رب! ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر"۔[الاعراف:۴۷]

۱٦-﴿ ... أَنتَ وَلِيُّنَا فَٱغۡفِرۡ لَنَا وَٱرۡحَمۡنَاۖ وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلۡغَٰفِرِينَ ۝١٥٥ * وَٱكۡتُبۡ لَنَا فِي هَٰذِهِ ٱلدُّنۡيَا حَسَنَةً وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِ ... ۝١٥٦ ﴾

"تو ہی تو ہمارا کارساز ہے پس ہم پر مغفرت اور رحمت فرما اور تو سب معافی دینے والوں سے زیادہ اچھا ہے۔ اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی نیک حالی لکھ دے"[الاعراف:۱۵۵-۱٥٦]

١٧-﴿... حَسْبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾﴾

"میرے لیے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے" [التوبہ:١٢٩]

١٨-﴿... رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٨٦﴾﴾

"اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے آزمائش نہ بنا۔ اور ہم کو اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں سے نجات دے"۔ [یونس:٨٥-٨٦]

١٩- ﴿... رَبِّ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِۦ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِيٓ أَكُن مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿٤٧﴾﴾

"میرے پالنہار میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور تو مجھ پر رحم نہ فرمائے گا، تو میں خسارہ پانے والوں میں ہو جاؤں گا"۔ [ھود:٤٧]

٢٠-﴿ ...فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّۦ فِي ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿١٠١﴾﴾

"اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا وآخرت میں میرا ولی

(دوست) اور کارساز ہے، تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے"۔[یوسف:۱۰۱][1]

۲۱-﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا ٱلْبَلَدَ ءَامِنًا وَٱجْنُبْنِى وَبَنِىَّ أَن نَّعْبُدَ ٱلْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ ﴾

"اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنادے، اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے"۔ [ابرٰاھیم:۳۵]

۲۲-﴿ رَبِّ ٱجْعَلْنِى مُقِيمَ ٱلصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِى ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ ﴾

"اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما"۔[ابراہیم:۴۰]

۲۳-﴿ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لِى وَلِوَٰلِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ ٱلْحِسَابُ ﴿٤١﴾ ﴾

"اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے"۔[ابراہیم:۴۱]

۲٤-﴿ ... رَبَّنَآ ءَاتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ ﴾

---

[1] مزید فائدے کے لیے دیکھیے ابن قیم کی کتاب الفوائد صفحہ ۴۳۶،۴۳۷۔

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو آسان کر دے"۔ [الکھف:۱۰]

۲۵-﴿ قَالَ رَبِّ ٱشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝٢٥ وَيَسِّرْ لِيٓ أَمْرِي ۝٢٦ وَٱحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۝٢٧ يَفْقَهُوا۟ قَوْلِي ۝٢٨ ﴾

"اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لئے کھول دے اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے. تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔" [طٰہٰ:۲۵-۲۸۔]

۲۶-﴿ ...رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝١١٤ ﴾

"پروردگار! میرا علم بڑھا"۔ [سورۃ طٰہٰ:۱۱۴]

۲۷- ﴿ ...لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝٨٧ ﴾

"تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں ہو گیا"۔ [الأنبياء:۸۷]

۲۸-﴿ ...رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ ٱلْوَٰرِثِينَ ۝٨٩ ﴾

"اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے"۔ [الأنبياء:۸۹]

۲۹-﴿... رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَٰتِ ٱلشَّيَٰطِينِ ۝٩٧ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ۝٩٨ ﴾

"اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں"۔ [المؤمنون:۹۷-۹۸]

۳۰-﴿... رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَٱغۡفِرۡ لَنَا وَٱرۡحَمۡنَا وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿١٠٩﴾ ﴾

"اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے"۔[المؤمنون:۱۰۹]

۳۱-﴿... رَّبِّ ٱغۡفِرۡ وَٱرۡحَمۡ وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿١١٨﴾ ﴾

"اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے"[المؤمنون:۱۱۸]

۳۲-﴿...ٱصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ ﴾

"اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے"۔[الفرقان:۶۵-۶۶]

۳۳-﴿...رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ أَزۡوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعۡيُنٖ وَٱجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ ﴾

"اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا
فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا"۔[الفرقان:۷۴]

۳۴-﴿ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ ﴾

"اے میرے رب! مجھے حکم عطا کر اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا۔ اور
میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔ اور مجھے نعمت کی جنت کے
وارثوں میں سے بنا"۔[الشعراء:۸۳-۸۵]

۳۵-﴿ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ ﴾

"اور مجھے رسوا نہ کر، جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے۔ جس دن کہ مال اور اولاد
کچھ کام نہ آئے گی۔ مگر جو اللہ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آیا"۔[الشعراء:۸۷-۸۹]

۳۶-﴿... رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿١٩﴾ ﴾

"اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں، جو تو نے مجھ پر
اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور یہ کہ میں نیک عمل کروں، جسے تو پسند کرے اور

اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما"۔[النمل:۱۹]

۳۷-﴿ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَٱغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُۥٓۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴾

"اے میرے رب! یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، سو مجھے بخش دے"۔[القصص:۱۶]

۳۸-﴿... رَبِّ نَجِّنِي مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴾

"اے میرے رب! مجھے ان ظالم لوگوں سے بچا لے"۔[القصص:۲۱]

۳۹-﴿ ... عَسَىٰ رَبِّيٓ أَن يَهْدِيَنِي سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ ﴾

"میرا رب قریب ہے کہ مجھے سیدھے راستے پر لے جائے"۔[القصص:۲۲]

۴۰-﴿... رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴾

"اے میرے رب! بے شک میں جو بھلائی بھی تو میری طرف نازل فرمائے، اس کا محتاج ہوں"۔[القصص:۲۴]

۴۱-﴿ قَالَ رَبِّ ٱنصُرْنِي عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴾

"اے میرے رب! ان مفسد لوگوں کے خلاف میری مدد فرما"۔[العنکبوت:۳۰]

۴۲-﴿ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴾

"اے میرے رب! مجھے (لڑکا) عطا کر جو نیکوں سے ہو"۔[الصافات:۱۰۰]

٤٣-﴿ ...رَبِّ أَوۡزِعۡنِيٓ أَنۡ أَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ ٱلَّتِيٓ أَنۡعَمۡتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَيَّ وَأَنۡ أَعۡمَلَ صَٰلِحٗا تَرۡضَىٰهُ وَأَصۡلِحۡ لِي فِي ذُرِّيَّتِيٓۖ إِنِّي تُبۡتُ إِلَيۡكَ وَإِنِّي مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ ﴿١٥﴾ ﴾

"اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جسے تو پسند کرتا ہے اور میرے لیے میری اولاد میں اصلاح فرما دے، بے شک میں نے تیری طرف توبہ کی اور بے شک میں حکم ماننے والوں سے ہوں"۔[الاحقاف:۱۵]

٤٤-﴿ ...رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لَنَا وَلِإِخۡوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلۡإِيمَٰنِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِي قُلُوبِنَا غِلّٗا لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٞ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ ﴾

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال، اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے"۔[الحشر:۱۰]

٤٥-﴿ ...رَّبَّنَا عَلَيۡكَ تَوَكَّلۡنَا وَإِلَيۡكَ أَنَبۡنَا وَإِلَيۡكَ ٱلۡمَصِيرُ ﴿٤﴾ ﴾

"اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے"۔[الممتحنہ:۴]

٤٦- ﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَٱغْفِرْ لَنَا رَبَّنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ۝٥ ﴾

"اے ہمارے رب! ہمیں ان لوگوں کے لیے آزمائش نہ بنا جنھوں نے کفر کیا اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب! یقینا تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے"۔[الممتحنۃ:۵]

٤٧- ﴿ رَّبِّ ٱغْفِرْ لِى وَلِوَٰلِدَىَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ۖ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا تَبَارًۢا ۝٢٨ ﴾

"اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اس کو جو مومن بن کر میرے گھر میں داخل ہو اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو"۔[نوح: ۲۸]

٤٨- ﴿... رَبَّنَآ أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَٱغْفِرْ لَنَآ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ۝٨ ﴾

"اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے، یقینا تو ہر چیز پر خوب قادر ہے"۔[التحریم:۸]

۴۹- "اے اللہ! تو اس اختلاف میں ہماری حق کی طرف اپنے حکم سے رہبری کر اور تو جس کو چاہے سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے"۔[1]

---

[1] یہ دعا سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۱۳ سے مستفاد ہے۔

۵۰۔ "اے اللہ! مجھے حکمت عطا کر کہ جسے حکمت اور دانائی دی گئی اسے بہت ساری بھلائی دی گئی۔"[۱]

۵۱- "اے اللہ! مجھے پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھ۔ دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔"[۲]

۵۲- "اے اللہ! ایمان کو ہمارے لیے محبوب بنا دے اور اسے ہمارے دلوں میں زینت دے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو ہماری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دے اور ہمیں راہ یافتہ لوگوں میں سے بنا دے۔"[۳]

۵۳-"اے اللہ! مجھے اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھ اور کامیاب لوگوں میں سے بنا۔"[۴]

۵۴- "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔"[۵]

۵۵- (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ

---

(۱) یہ دعا سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۶۹ سے مستفاد ہے۔

(۲) یہ دعا سورہ ابراہیم کی آیت ۲۷ سے مستفاد ہے۔

(۳) یہ دعا سورہ حجرات کی آیت ۷ سے لی گئی ہے۔

(۴) یہ دعا سورۃ التغابن کی آیت ۱۶ سے مستفاد ہے۔

(۵) صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۵۲۲ اور ۶۳۸۹، صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۶۹۰۔

الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنْ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنْ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ).

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے، قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے، تونگری کے فتنے کی برائی اور مفلسی کے فتنے کی برائی سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے۔ اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور اسے گناہوں سے اسی طرح صاف ستھرا کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف ستھرا کیا ہے۔ اسی طرح میرے اور میرے گناہوں کے بیچ اتنی دوری بنا دے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان رکھی ہے۔ اے اللہ! میں سستی، گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"[(١)]

٥٦- (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْهَرَمِ، وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ).

"اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، انتہائی بڑھاپے اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور

---

(١) صحیح بخاری حدیث نمبر ٨٣٢ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ٥٨٩۔

میں قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں"۔[1]

٥٧- (اللهمَّ إنِّي أعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ).

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں آزمائش کی مشقت، بدبختی میں پڑنے، برے فیصلے اور دشمنوں کو ہنسنے کا موقع ملنے سے۔"[2]

٥٨- (اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ).

"اے اللہ! میرے لیے میرے دین کو درست کر دے، جو میرے حالات کے تحفظ کا ضامن ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری گزر بسر ہے اور میری آخرت کو درست کر دے، جہاں لوٹ کر مجھے جانا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں زیادتی کا سبب بنا دے اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنا دے"۔[3]

---

(١) صحیح بخاری حدیث نمبر ٢٨٢٣ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ٢٧٠٦۔

(٢) صحیح بخاری حدیث نمبر ٦٣٤٧ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ٢٧٠٧۔ صحیح مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں: "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آزمائش کی مشقت، بدبختی میں پڑنے، برے فیصلے اور دشمنوں کو ہنسنے کا موقع ملنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے"۔

(٣) [صحیح مسلم حدیث نمبر ٢٧٢٠]

٥٩- (اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَالتُّقَى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنَى).

"اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی، اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔"[١]

٦٠-(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا).

"اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، بخیلی، سخت بڑھاپے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقوی عطا فرما اور اسے پاکیزہ کر دے۔ تو ہی اسے بہتر پاکیزگی دینے والا ہے۔ تو ہی اس کا ولی ومالک ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو، ایسے نفس سے جو کبھی آسودہ نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔"[٢]

٦١- (اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ).

"اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور راہ راست پر چلا۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور راہ

---

[١] [ صحیح مسلم حدیث نمبر ٢٧٢١]

[٢] صحیح مسلم حدیث نمبر ٢٧٢٢

راست پر چلنے کی توفیق مانگتا ہوں"۔[1]

٦٢- (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ).

"اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہونے سے، تیری دی ہوئی عافیت کے پھر جانے سے، تیری ناگہانی گرفت سے، اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔[2]

٦٣- (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ).

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے جو میں نے کیا ہے اور اس کی برائی سے بھی جو میں نے نہیں کیا ہے"۔[3]

٦٤- (اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالِي، وَوَلَدِي، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَنِي) ، ([وَأَطِلْ حَيَاتِي عَلَى طَاعَتِكَ، وَأَحْسِنْ عَمَلِي،] وَاغْفِرْ لِي).

"اے اللہ! میرے مال و اولاد کو بڑھا دے، مجھے جو کچھ دیا ہے اس میں میرے لیے برکت دے"[4] [اپنی اطاعت کے ساتھ میری زندگی دراز فرما اور میرے عمل کو اچھا کر دے] اور

---

(۱) صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۷۲۵

(۲) صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۷۳۹۔

(۳) صحیح مسلم: ۲۷۱٦

(۴) اس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا دلالت کرتی ہے، جو آپ نے انس رضی اللہ عنہ کے لیے کی تھی۔ دعا اس طرح ہے: "اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو بڑھا دے اور اسے جو کچھ دیا ہے اس میں اس

میرے گناہ معاف کر دے۔"[1]

٦٥- (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ).

"اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں جو عظمت والا اور بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں جو آسمانوں، زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔"[2]

٦٦- (اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ).

---

کے لیے بر کت دے۔" صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۹۸۲اور صحیح مسلم حدیث نمبر ٦٦٠۔

(۱) امام بخاری کی الادب المفرد حدیث نمبر ٦٥٣۔ البانی نے اسے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر ۲۲۴۱ اور صحیح الادب المفرد ص ۲۴۴ میں صحیح کہا ہے۔ دونوں بریکیٹ کے بیچ والے حصے پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے، جس میں ہے کہ جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے اچھا آدمی کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: "جسے لمبی عمر ملے اور اچھے عمل کی توفیق ملے۔" سنن ترمذی ۲/۲۷۱ حدیث نمبر ۲۳۲۹ اور مسند احمد حدیث نمبر ۱۷۷۱٦۔ البانی نے اسے صحیح سنن ترمذی ۲/۲۷۱ میں صحیح کہا ہے۔ جب کہ میں نے اپنے شیخ علامہ ابن باز رحمہ اللہ سے اس دعا کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے کرنا سنت ہے؟ تو جواب ہاں میں دیا۔

(۲) صحیح بخاری حدیث نمبر ٦۳۴۵ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۷۳۰۔

"اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں، سو پلک جھپکنے بھر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات کو سدھار دے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔"[1]

٦٧- (لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ).

"تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں سے ہو گیا۔"[2]

٦٨- (اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْعَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ

---

(١) سنن ابو داود حدیث نمبر ٥٠٩٠، احمد: ٥/ ٤٢، اور امام البانی نے صحیح ابی داود: ٣/ ٢٥٠ اور صحیح الادب المفرد: حدیث نمبر ٢٦٠ میں اسے حسن کہا ہے۔ علامہ ابن باز نے بھی تحفۃ الاخیار ص ٢٤ میں اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

(٢) سنن ترمذی حدیث نمبر ٣٥٠٥ اور حاکم ١/ ٥٠٥۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان سے موافقت ظاہر کی ہے۔ البانی نے بھی صحیح سنن ترمذی ٣/ ١٦٨ میں صحیح کہا ہے۔ اس کے الفاظ ہیں: "مچھلی والے نبی کی دعا، جب اس نے مچھلی کے پیٹ سے اپنے رب کو پکارا، یہ ہے: "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ-" [الأنبياء:٨٧] جو بھی مسلمان کسی مصیبت کے وقت اس دعا کے ذریعے اپنے رب کو پکارے گا، اللہ اس کی پکار ضرور سنے گا"۔

الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَصَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي).

"اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ مجھ پر تیرا ہی حکم چلتا ہے۔ میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے واسطے سے مانگتا ہوں، جو تیرا ہے، جس سے تونے خود کو موسوم کیا ہے، یا اپنی کسی مخلوق کو سکھایا ہے، یا اپنی کتاب میں اتارا ہے یا اپنے لیے اسے علمِ غیب کے طور پر خاص کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور اور رنج و غم سے چھٹکارے کا ذریعہ بنادے۔"[1]

٦٩- (اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ).

"اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی جانب پھیر دے۔"[2]

٧٠- (يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ).

"اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔"[3]

---

(١) مسند احمد ١/ ٣٩١،٤٥٢ اور مستدرک حاکم ١/ ٥٠٩۔ حافظ ابن حجر نے اسے تخریج الاذکار میں حسن کہا ہے اور البانی نے الکلم الطیب کی تخریج ص ٧٣ میں اسے صحیح کہا ہے۔

(٢) صحیح مسلم حدیث نمبر ٢٦٥٤۔

(٣) ترمذی حدیث نمبر ٣٥٢٢، احمد ٤/ ١٨٢ اور حاکم ١/ ٥٢٥،٥٢٨۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان سے موافقت ظاہر کی ہے۔ البانی نے بھی اسے صحیح الجامع ٦/ ٣٠٩ اور صحیح ترمذی ٣/ ١٧١ میں صحیح

٧١- (اللَّهُمَّ إِنِّي أسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ).

"اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔"(۱)

٧٢- (اللهمّ أحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الأُمُورِ كُلِّهَا، وَأجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ).

"اے اللہ! ہمارے تمام معاملوں کو حسن انجام عطا فرما اور ہمیں دنیا کی نامرادی اور آخرت کے عذاب سے بچا"۔(۲)

٧٣- (رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الهُدَى إِلَيَّ، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ

---

کہا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ کی جانے والی دعا تھی۔

(۱) سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۵۱۴ اور امام بخاری کی الادب المفرد حدیث نمبر ۷۲۶۔ ترمذی کے الفاظ ہیں: "اللہ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگو۔" جب کہ ایک روایت کے الفاظ ہیں: "اللہ سے بخشش اور عافیت مانگو۔ کیوں کہ کسی انسان کو یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی اچھی چیز نہیں دی گئی۔" البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ ۳/۱۸۰ اور ۳/۱۸۵ اور ۳/۱۷۰ میں صحیح کہا ہے۔ اس کے کچھ شواہد بھی ہیں۔ دیکھیں: مسند امام احمد، احمد شاکر کی ترتیب کے ساتھ ۱/۱۵۶-۱۵۷۔

(۲) مسند احمد ۴/۱۸۱، طبرانی کی الکبیر ۲/۳۳/۱۱۶۹، اور الدعاء حدیث نمبر ۱۴۳۶ اور ابن حبان حدیث نمبر ۲۴۲۴ اور ۲۴۲۵ (موارد)۔ حافظ ہیثمی مجمع الزوائد ۱۰/۱۷۸ میں کہتے ہیں: "احمد اور طبرانی کی ایک سند کے رجال ثقہ ہیں"۔

شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، إِلَيْكَ مُخْبِتًا أَوَّاهاً مُنِيبًا، رَبِّ تَقبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي).

"اے میرے رب! میری مدد کر، میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، میری تائید کر، میرے خلاف کسی کی تائید نہ کر، میرے حق میں تدبیر فرما، میرے خلاف تدبیر نہ کر۔ میری رہنمائی فرما اور ہدایت کو میرے لیے آسان فرما دے۔ اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے مقابلے میں میری مدد فرما۔ اے اللہ! مجھے تو اپنا شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا اور اپنی ذات سے ڈرنے والا بنا، اپنا اطاعت گزار اور اپنے سامنے گڑگڑانے والا بنا۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر، میرے گناہ دھو دے، میری دعا قبول فرما، میری دلیل مضبوط کر، میرے دل کو سیدھی راہ دکھا، میری زبان کو درست کر اور میرے دل سے میل کچیل نکال دے"۔[1]

٧٤- (اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ -صلى الله عليه وسلم- ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ -

---

[1] بخاری کی الادب المفرد حدیث نمبر ٦٦٤ اور ٦٦٥، ابوداود حدیث نمبر ۱۵۱۰ اور ۱۵۱۱، سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۵۵۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۳۰، احمد ۱/ ۱۲۷ اور حاکم ۱/ ۱۲۷۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی ۱/ ۵۱۹ نے ان سے موافقت ظاہر کی ہے۔ البانی نے بھی اسے صحیح ابوداود ۱/ ۴۱۴ اور صحیح ترمذی ۳/ ۱۷۸ میں صحیح کہا ہے۔

صلى الله عليه وسلم- ، وَ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ).

"اے اللہ! ہم تجھ سے وہ بھلائی مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہے اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس شر سے جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ مدد تجھ سے ہی مانگی جاسکتی ہے اور تیرا ہی کام پہنچانا ہے۔ اللہ کی توفیق کے بنا نہ انسان ایک حالت سے دوسری حالت میں جاسکتا ہے اور نہ اس کے پاس کوئی طاقت ہی ہے۔"[١]

٧٥- (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي).

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کی برائی سے، اپنی آنکھ کی برائی سے، اپنی زبان کی برائی سے، اپنے دل کی برائی سے اور اپنی شرم گاہ کی برائی سے۔"[٢]

٧٦- (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَمِنْ سَيِّئِ

---

[١] سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۵۲۱۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۶ میں یہ روایت اسی معنی کے ساتھ موجود ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: "یہ حدیث حسن غریب ہے۔" جب کہ البانی نے اسے ضعیف سنن ترمذی ص ۳۸۷ میں ضعیف کہا ہے۔

[٢] ابوداود حدیث نمبر ۱۵۵۱، سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۲ اور سنن نسائی حدیث نمبر ۵۴۷۰ وغیرہ۔ البانی نے اسے صحیح ترمذی ۳/۱۶۶ اور صحیح نسائی ۳/۱۱۰۸ میں صحیح کہا ہے۔

الأَسْقَامِ).

٧٦- "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفید داغ، جنون، کوڑھ اور بری بیماریوں سے۔"[۱]

٧٧- (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ، وَالْأَهْوَاءِ).

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناپسندیدہ اخلاق، اعمال اور خواہشات سے۔"[۲]

٧٨- (اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي).

"اے اللہ! تو سراپا عفو ودر گزر ہے، کرم کرنے والا ہے، عفو ودر گزر کو پسند کرتا ہے، اس لیے مجھے معاف کر دے۔"[۳]

٧٩-(اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي، وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ).

---

[۱] ابوداود حدیث نمبر ۱۵۵۴، سنن نسائی حدیث نمبر ۵۴۹۳ اور مسند احمد ۳/ ۱۹۲۔ البانی نے اسے صحیح نسائی ۳/ ۱۱۱۶ اور صحیح ترمذی ۳/ ۱۸۴ میں صحیح کہا ہے۔

[۲] سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۵۹۱، ابن حبان حدیث نمبر ۲۴۲۲ (موارد) اور حاکم ۱/ ۵۳۲ اور طبرانی کی الکبیر ۱۹/ ۱۹/ ۳۶۔ البانی نے اسے صحیح ترمذی ۳/ ۱۸۴ میں صحیح کہا ہے۔

[۳] سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۵۱۳ اور نسائی کی الکبری حدیث نمبر ۷۷۱۲۔ البانی نے اسے صحیح ترمذی ۳/ ۱۷۰ میں صحیح کہا ہے۔

"اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے، برائیوں کو چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں اور (میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ) تو مجھے معاف کردے اور مجھ پر اپنی رحمت فرما اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھے فتنے میں مبتلا کیے بغیر موت دے دینا۔ میں تجھ سے تیری محبت، ہر اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ہر اس عمل سے محبت کی توفیق طلب کرتا ہوں جو تیری محبت کے قریب کردے۔"(۱)

۸۰- (اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ: عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ [مَا اسْتَعَاذَ بِكَ] [مِنْهُ] عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا).

---

(۱) احمد (۵/۲۴۳) نے اسے انہی الفاظ کے ساتھ اور ترمذی (حدیث نمبر ۳۲۳۵) نے ان سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اسے حسن کہتے ہوئے آگے کہا ہے: "میں نے محمد بن اسماعیل- یعنی امام بخاری- سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے کہا: "یہ حدیث حسن صحیح ہے۔" اس حدیث کے آخر میں ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ حق ہے۔ لہذا اسے پڑھ لو اور سیکھ لو۔" اسی طرح اس حدیث کو حاکم ۱/۵۲۱ نے بھی روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح سنن ترمذی ۳/۳۱۸ میں اسے صحیح کہا ہے۔

"اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی مانگتا ہوں، جو مجھ کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جو مجھ کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا طلب گار ہوں، جو تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے طلب کی ہے، اور میں اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، [جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے]۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طلب گار ہوں اور ہر اس قول و عمل کا بھی، جو جنت سے قریب کر دے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم سے اور ہر اس قول و عمل سے، جو جہنم سے قریب کر دے، اور میں تجھ سے یہ بھی مانگتا ہوں کہ میرے حق میں لیے گئے اپنے ہر فیصلے کو بہتر کر دے"۔[1]

٨١- (اللَّهُمَّ احْفَظنِي بالإِسْلاَمِ قائِماً، واحْفَظْنِي بالإِسْلاَمِ قاعِداً، واحْفَظنِي بالإِسْلاَمِ راقِداً، ولا تُشْمِتْ بِي عَدُوّاً ولا حاسِداً. اللَّهُمَّ إِنِّي أسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خزائِنُهُ بِيَدِكَ، وأعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خزَائِنُهُ بِيَدِكَ).

"اے اللہ! اسلام کے ساتھ کھڑے ہونے کی حالت میں میری حفاظت فرما، اسلام کے ساتھ بیٹھنے کی حالت میں میری حفاظت فرما، اسلام کے ساتھ سونے کی حالت میں میری

---

[1] ابن ماجہ حدیث نمبر ٣٨٤٦ نے انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ مسند احمد ٦/ ١٣٤۔ دوسرے اضافے کے الفاظ احمد کے ہیں۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان سے موافقت ظاہر کی ہے ١/ ٥٢١۔ پہلے اضافے کے الفاظ حاکم کے ہیں۔ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ ٢/ ٣٢٧ میں صحیح کہا ہے۔

حفاظت فرما اور کسی حسد کرنے والے دشمن کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور ہر اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں"۔[1]

٨٢- (اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اللَّهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُوَّاتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا) .

"اے اللہ! تو ہمیں اپنا ایسا ڈر عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانیوں کے بیچ آڑ بن جائے، ایسی فرماں برداری کا جذبہ عطا فرما جس کے ذریعے تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دے اور ایسا یقین عطا فرما جس کے ذریعے تو ہمارے لیے دنیا کی مصیبتوں کو جھیلنا آسان کر دے۔ اے اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھ ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوتوں سے مستفید ہونے کا موقع عنایت کر اور انھیں ہمارا وارث بنا، ہمیں ظلم کرنے والوں سے بدلہ لینے کی طاقت

---

[1] مستدرک حاکم ۱/ ۵۲۵۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان سے موافقت ظاہر کی ہے۔ جب کہ البانی نے اسے صحیح الجامع ۲/ ۳۹۸ اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۴/ ۵۴ حدیث نمبر ۱۵۴۰ میں صحیح کہا ہے۔

عنایت کر، دشمنوں کے خلاف ہماری مدد فرما، ہمارے دین کے معاملے میں ہمیں کسی مصیبت میں نہ ڈال، دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور علم کی انتہا نہ بننے دے اور ہمارے اوپر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے"۔[1]

۸۳-(اللَّهُمَّ إنِّي أعوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأعُوذُ بِكَ مِنْ أنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ القَبْرِ).

"اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بے بسی کی عمر کی جانب لوٹائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دنیا کے فتنے و قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔[2]

۸٤- (اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي، وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي، وَجِدِّي، وَخَطَئِي، وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي).

"اے اللہ! مجھے میرے گناہ، نادانی، حد سے تجاوز اور ان تمام باتوں کو جنھیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے۔ اے اللہ! مجھ سے مذاق مذاق میں ہونے والے گناہوں، سنجیدگی سے

---

(۱) سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۲ اور مستدرک حاکم ۱/۵۲۸۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ ابن السنی حدیث نمبر ۴۴۶۔ البانی نے اسے صحیح ترمذی ۳/۱۶۸ اور صحیح الجامع ۱/۴۰۰ میں حسن کہا ہے۔

(۲) صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۸۲۲۔

ہونے والے گناہوں، غلطی سے ہونے والے گناہوں اور جان بوجھ کر ہونے والے گناہوں کو معاف کر دے۔ (مجھے اس بات کا اعتراف بھی ہے کہ) ان میں سے ہر طرح کے گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔"[1]

٨٥- ((اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. فَاغْفِرْلِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)).

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ لہٰذا اپنی مہربانی سے مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے"۔[2]

٨٦- ((اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ)).

"اے اللہ! میں تیرا فرماں بردار ہو گیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے (کفر کے ساتھ) مخاصمت کی۔ اے اللہ! میں اس بات سے تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں - تیرے سوا کوئی معبود نہیں - کہ تو مجھے سیدھی راہ سے ہٹا (گمراہ کر)

---

[1] متفق علیہ: صحیح بخاری حدیث نمبر ٦٣٩٨ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ٢٧١٩۔

[2] متفق علیہ: صحیح بخاری حدیث نمبر ٨٣٤ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ٢٧٠٥۔

دے۔تو ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جس کو موت نہیں آسکتی اور جن وانس سب مر جائیں گے۔"[1]

۸۷- ((اللَّهُمَّ إنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِباتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزائِمَ مَغْفِرَتِكَ، والسَّلامَةَ مِنْ كُلِّ إثمٍ، والغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، والفَوْزَ بالجَنَّةِ، والنَّجاةَ مِنَ النَّارِ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان اسباب کا جو تیری مغفرت کو (میرے لیے) لازمی بنادیں اور ہر گناہ سے سلامتی کا اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا اور جنت سے بہرہ ور ہونے کا نیز دوزخ سے نجات پانے کا"۔[2]

۸۸- ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ)).

"اے اللہ! ایمان والے مردوں اور عورتوں کو معاف کردے"۔[3]

---

[1] متفق علیہ: صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۳۹۸ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۷۱۹۔

[2] حاکم ۱/۵۲۵ اور بیہقی نے الدعوات حدیث نمبر ۲۰۶ میں اسے روایت کیا ہے۔حاکم نے اسے صحیح کہا ہے ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔دیکھیے نووی کی الاذکار ص ۳۴۰۔اس کے محقق عبد القادر ارنؤوط نے اسے حسن کہا ہے۔

[3] اس کی دلیل عبادہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے، جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا:"جس نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت طلب کی، اللہ اس کے لیے ہر مومن مرد اور مؤمن عورت کے مقابلے میں ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔" طبرانی کی الکبیر

٨٩- ((اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي)).

"اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے لیے میرے گھر میں وسعت پیدا فرما اور مجھے جو چیزیں دی ہیں ان میں میرے لیے برکت دے۔"[۱]

٩٠- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ؛ فَإِنَّهُ لاَ يَمْلِكُهَا إِلاَّ أَنْتَ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور رحمت مانگتا ہوں۔ کیوں کہ اس کا مالک صرف تو ہے۔"[۲]

٩١- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَرَمِ، وَالتَّرَدِّي، وَالْهَدْمِ، وَالْغَمِّ، وَالْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا)) .

---

۵ / ۲۰۲ حدیث نمبر ۵۰۹۲ اور ۳ / ۳۳۴ حدیث نمبر ۲۱۵۵۔ اس کی سند کو ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰ / ۲۱۰ میں جید کہا ہے اور البانی نے اسے صحیح الجامع ۵ / ۲۴۲ حدیث نمبر ۵۹۰۲ میں حسن کہا ہے۔

[۱] احمد حدیث نمبر ۱۶۵۹۹، ۲۳۱۱۴ اور ۲۳۱۸۸ اور سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۰۔ مسند کے محققین (۲۷ / ۱۴۴، ۳۸ / ۱۹۷ اور ۳۸ / ۱۴۵) نے اسے حسن لغیرہ کہا ہے۔

[۲] طبرانی۔ ہیثمی مجمع الزوائد ۱۰ / ۱۵۹ میں کہتے ہیں: "اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، سوائے محمد بن زیاد کے۔ لیکن وہ بھی ثقہ ہے۔" البانی نے بھی اسے صحیح الجامع ۱ / ۴۰۴ حدیث نمبر ۱۲۷۸ میں صحیح کہا ہے۔

"اے اللہ! میں لاچاری والے بڑھاپے، لڑھک کر مرنے، مکان یا دیوار وغیرہ گرنے کی وجہ سے مرنے، غم، ڈوب کر مرنے اور جل کر مرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے پاگل بنا دے۔ اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جنگ کے میدان سے بھاگ کر مروں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ کسی زہریلے کیڑے کے ڈسنے کی وجہ سے مروں۔"[1]

٩٢- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ؛ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ؛ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ)).

"اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یہ بہت بری ہم نشیں ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں، یہ بہت بری ہم راز ہے"۔[2]

٩٣- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أعُوذُ بِكَ مِنَ العَجْزِ، والكَسَلِ، والجُبْنِ، والبُخْلِ، والهَرَمِ، والقَسْوَةِ، والغَفْلَةِ، والعَيْلَةِ، والذِّلَّةِ، والمَسْكَنَةِ، وأعُوذُ بِكَ مِنَ الفَقْرِ، والكُفْرِ، والفُسُوقِ، والشِّقاقِ، والنِّفاقِ، والسُّمْعَةِ، والرِّياءِ، وأعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ، والبَكَمِ، والجُنُونِ، والجُذامِ، والبَرَصِ،

---

(١) سنن ابو داود حدیث نمبر ١٥٥٢ اور سنن نسائی حدیث نمبر ٥٥٣١ اور ٥٥٣٢۔ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی ٣/١١٢٣ اور صحیح سنن ابو داود ١/٤٢٥ میں صحیح کہا ہے۔

(٢) سنن ابو داود حدیث نمبر ١٥٤٧ اور سنن نسائی حدیث نمبر ٥٤٨٣۔ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی ٣/١١١٢ میں حسن کہا ہے۔

وَسَيِّءِ الأَسْقامِ)).

"اے اللہ! میں بے بسی، سستی، بزدلی، بخل، لاچاری والے بڑھاپے، دل کی سختی، غفلت، محتاجی، ذلت اور بے چارگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں فقر، کفر، فسق، اختلاف، نفاق، شہرت اور ریاسے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں بہرے پن، گونگے پن، جنون، کوڑھ، سفید داغ اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔[1]

٩٤- ((اللّٰهُمَّ إنّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أو أُظْلَمَ)).

"اے اللہ! میں فقر، قلت اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے۔"[2]

٩٥- ((اللّٰهُمَّ إنّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ؛ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ)).

"اے اللہ! میں مستقل قیام کی جگہ کے برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ سفر کا

---

(١) سنن نسائی حدیث نمبر ۵۴۹۳ اور حاکم ۱/۵۳۰۔ البانی نے اسے صحیح الجامع ۱/۴۰۶ اور ارواء الغلیل حدیث نمبر ۸۵۲ میں صحیح کہا ہے۔

(٢) سنن ابوداود حدیث نمبر ۱۵۴۴ اور سنن نسائی حدیث نمبر ۵۴۷۵۔ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی ۳/۱۱۱۱ اور صحیح الجامع ۱/۴۰۷ میں صحیح کہا ہے۔ دونوں بریکیٹ کے بیچ کا حصہ ابن حبان (موارد) میں ہے اور البانی نے اسے صحیح موارد الظمآن ۲/۴۵۵ میں صحیح کہا ہے۔

پڑوسی تو بدل جایا کرتا ہے۔"[1]

٩٦- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ، ومِنْ دُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ هُؤُلاَءِ الأَرْبَعِ)).

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو خوف نہ کھاتا ہو، ایسی دعا سے جو سنی نہ جاتی ہو، ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہوتی ہو اور ایسے علم سے جو فائدہ نہ دیتا ہو۔ میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"[2]

٩٧- ((اللَّهُمَّ إنِّي أعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوءِ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوءِ، وَمِنْ صَاحِبِ السُّوءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ)).

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے دن سے، بری رات سے، برے وقت سے، برے ساتھی سے اور مستقل قیام کی جگہ کے برے پڑوسی سے"۔[3]

---

[1] امام بخاری کی الادب المفرد حدیث نمبر ۱۱۷ اور مستدرک حاکم ۱/۵۳۲۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ نسائی نے بھی اسے حدیث نمبر ۵۵۱۷ کے تحت روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح الجامع ۱/۴۰۸ اور صحیح سنن نسائی ۳/۱۱۱۸ میں صحیح کہا ہے۔

[2] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۸۲ اور ابو داود حدیث نمبر ۱۵۴۹۔ علامہ البانی نے اسے صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۲۹۵ اور صحیح سنن نسائی ۳/۱۱۱۳ میں صحیح کہا ہے۔

[3] طبرانی۔ ہیثمی مجمع الزوائد ۱۰/۱۴۴ میں کہتے ہیں: "اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔" جب کہ البانی نے اسے صحیح الجامع ۱/۴۱۱ حدیث نمبر ۱۲۹۰ میں حسن کہا ہے۔

٩٨- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَسْتَجِيْرُ بِكَ مِنَ النَّارِ))

"اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" (تین مرتبہ)[١]

٩٩- ((اللَّهُمَّ فَقِّهْنِي فِي الدِّينِ)).

"اے اللہ! مجھے دین کی سمجھ عطا فرما۔"[٢]

١٠٠- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَ أَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لاَ أَعْلَمُ)).

"اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جان بوجھ کر کسی کو تیرا شریک ٹھہراؤں اور جو کچھ ان جانے میں ہو جائے اس کے لیے تیری بخشش چاہتا ہوں۔"[٣]

---

[١] سنن ترمذی حدیث نمبر ٢٥٧٢، سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ٤٣٤٠ اور سنن نسائی ٥٥٣٦۔ البانی نے اسے صحیح سنن ترمذی ٢/ ٣١٩ اور صحیح سنن نسائی ٣/ ١١٢١ میں صحیح کہا ہے۔ نسائی کے الفاظ ہیں: "جس نے اللہ سے تین مرتبہ جنت مانگی، جنت کہتی ہے: "اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما اور جس نے تین بار جہنم سے پناہ مانگی، جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے پناہ دے دے"۔

[٢] اس کی دلیل بخاری و مسلم کی وہ روایت ہے جس میں آپ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں دعا فرمائی۔ دیکھیے: صحیح بخاری حدیث نمبر ١٤٣ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ٢٤٧٧۔

[٣] احمد ٤/ ٤٠٣، ابن ابی شیبہ ١٠/ ٣٣٧ اور طبرانی کی المعجم الاوسط ٤/ ٢٨٤۔ البانی نے اسے صحیح الترغیب والترھیب ١/ ١٩ میں صحیح کہا ہے۔

١٠١- ((اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا)).

"اے اللہ! تو نے مجھے جو علم عطا فرمایا ہے اس سے مجھے نفع پہنچا، اور مجھے وہ علم عطا فرما جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں اضافہ عطا فرما۔"(١)

١٠٢- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا)).

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والا عمل مانگتا ہوں۔"(٢)

١٠٣- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللَّهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَلِي ذُنُوبِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اس لیے کہ تو اکیلا ہے، یکتا ہے، بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہے، اس بات کی کہ تو میرے لئے میرے گناہوں کو بخش دے، یقیناً تو بہت زیادہ بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔"(٣)

---

(١) سنن ترمذی حدیث نمبر ٣٥٩٩ اور سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ٢٥٩۔ البانی نے اسے صحیح سنن ابن ماجہ ١/ ٤٧ میں صحیح کہا ہے۔

(٢) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ٩٢٥، نسائی کی عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر ١٠٢ اور احمد ٦/ ٢٩٤ اور ٣٠٥۔ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ ١/ ١٥٢ میں صحیح کہا ہے۔

(٣) سنن نسائی حدیث نمبر ١٣٠٠، نسائی کی الکبری حدیث نمبر ٧٦٦٥ اور ابو داود حدیث نمبر ٩٨٥۔ الفاظ

١٠٤- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ [وَحْدَكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ] الْمَنَّانُ [يَا] بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، إِنِّي أَسْأَلُكَ [الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ]))

"اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ ساری تعریف تیرے لئے ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، [تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے] تو بن مانگے دینے والا ہے۔ [اے] آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے جاہ و جلال اور عزت والے! اے زندہ ذات اور ساری کائنات کو سنبھالنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں [جنت کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم سے]"۔[1]

١٠٥- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، الأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے اس بنا پر مانگتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، تو اکیلا ہے، ایسا بے نیاز ہے کہ نہ تو کسی کی اولاد ہے اور نہ تیری کوئی اولاد ہے اور نہ کوئی تیرا ہمسر ہے۔"[2]

---

سنن نسائی کے ہیں۔ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی ۱/ ۱۴۷ میں صحیح کہا ہے۔

[1] ابو داود حدیث نمبر ۱۴۹۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۵۸، نسائی ۱۲۹۹ اور ترمذی حدیث نمبر ۳۵۴۴۔ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی ۱/ ۲۷۹ اور صحیح ابن ماجہ ۲/ ۳۲۹ میں صحیح کہا ہے۔

[2] ابو داود حدیث نمبر ۹۸۵، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۷۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۵۷ اور احمد حدیث نمبر

١٠٦- ((رَبِّ اغْفِرْلِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ)).

"اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا انتہائی مغفرت فرمانے والا ہے۔"[1]

١٠٧- ((اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيماً لاَ يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلاَ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ)).

"اے اللہ! چوں کہ تو غیب کا علم رکھتا ہے اور مخلوق پر تجھے قدرت حاصل ہے، اس لیے میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرا زندہ رہنا تیرے علم کے مطابق میرے لیے اچھا ہو اور مجھے اس وقت وفات دے دے جب میرا وفات کر جانا

---

۵/ ۳۶۰۔ البانی نے اسے صحیح سنن ترمذی ۳/ ۱۶۳ میں صحیح کہا ہے۔

[1] ابوداود حدیث نمبر ۱۵۱۸، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۳۴، نسائی کی الکبری حدیث نمبر ۱۰۲۹۲ اور ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۱۴۔ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ ۲/ ۳۲۱ اور صحیح ترمذی ۳/ ۱۵۳ میں صحیح کہا ہے۔

تیرے علم کے مطابق میرے لیے اچھا ہو۔ میں تجھ سے رضامندی اور ناراضگی کی حالت میں حق بات کہنے کی توفیق مانگتا ہوں، تونگری اور مفلسی کی حالت میں اعتدال پر قائم رہنے کی توفیق مانگتا ہوں، ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو، آنکھ کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو منقطع نہ ہو، قضا کے بعد رضا چاہتا ہوں، موت کے بعد پر سکون زندگی چاہتا ہوں، تیرے چہرے کے دیدار کی لذت چاہتا ہوں، تجھ سے ملنے کا شوق چاہتا ہوں، کسی نقصان دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے میں پڑے بنا۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور راہ بتانے والوں اور اس پر چلنے والوں میں کر دے"۔[1]

۱۰۸- ((اللَّهُمَّ ارزُقني حُبَّكَ، وحُبَّ مَنْ يَنْفَعُني حُبُّهُ عندَك، اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَني مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ، اللَّهُمَ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغاً لِي فِيمَا تُحِبُّ)).

"اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور ایسے لوگوں کی محبت عطا کر جن کی محبت تیرے پاس مجھے فائدہ پہنچائے۔ اے اللہ! مجھے میرے پسند کی جو چیزیں تو نے دی ہیں انھیں میرے لیے تیرے پسند کی چیزوں کے حصول کا سبب بنا۔ اے اللہ! میرے پسند کی جو چیزیں تو نے مجھے نہیں دی ہیں انھیں میرے لیے تیرے پسند کی چیزوں میں مشغول ہونے کا سبب بنا

---

[1] نسائی حدیث نمبر ۱۳۰۵ اور مسند احمد ۴/ ۲۶۴۔ البانی نے اسے صحیح نسائی ۱/ ۲۸۰ اور ۱/ ۲۸۱ میں صحیح کہا ہے۔

دے۔"[1]

١٠٩- ((اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنْ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ)).

"اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اسی طرح صاف ستھرا کر دے، جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کر دے۔"[2]

١١٠- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَالْجُبْنِ، وَسُوءِ الْعُمُرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ)).

"اے اللہ! میں بخل، بزدلی، بری عمر، سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔[3]

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ٣٤٩١۔ امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے اور شیخ عبد القادر ارنؤوط نے ان کی تصدیق کی ہے۔ دیکھیے: جامع الاصول ان کی تحقیق کے ساتھ ٤/ ٣٤١۔

[2] صحیح مسلم حدیث نمبر ٤٧٦ اور سنن نسائی حدیث نمبر ٤٠٠۔

[3] سنن نسائی حدیث نمبر ٥٤٦٩۔ اس کے الفاظ ہیں: "اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے: بخیلی، بزدلی، بری عمر، سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔" اسے ابوداود نے بھی حدیث نمبر ١٥٣٩ کے تحت روایت کیا ہے اور ارنؤوط نے جامع الاصول کی تخریج ٤/ ٣٦٣ میں اسے حسن کہا ہے۔

١١١- ((اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَرَبَّ إِسْرَافِيلَ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ حَرِّالنَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

"اے اللہ! اے جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! میں جہنم کی تپش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"[1]

١١٢- ((اللَّهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّنَفْسِي)).

"اے اللہ! مجھے راہ ہدایت کی سمجھ عطا کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما۔"[2]

١١٣- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور غیر نفع بخش علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"[3]

---

[1] سنن نسائی حدیث نمبر ۱۳۴۴، احمد ۶/ ۶۱ اور بیہقی کی الدعوات حدیث نمبر ۱۰۹۔ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی ۳/ ۱۱۲۱ اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر ۱۵۴۴ میں صحیح کہا ہے۔

[2] جامع الترمذی ۵/ ۵۱۹ حدیث نمبر ۳۴۸۳ اور مسند احمد ۳۳/ ۱۹۷ حدیث نمبر ۱۹۹۹۲۔ لفظ ترمذی کے ہیں۔ حاکم ۱/ ۵۱۰، اس سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ مسند احمد کے محققین ۳۳/ ۱۹۷ نے اس میں موجود حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ اس کی سند امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ لیکن ترمذی کے الفاظ کو البانی نے ضعیف سنن ترمذی ص ۳۹۷ میں ضعیف کہا ہے۔

[3] نسائی کی الکبری حدیث نمبر ۷۸۶۷ اور ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۳۔ البانی نے اسے صحیح سنن ابن ماجہ

١١٤- ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ [السَّبْعِ] وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)).

"اے اللہ! آسمانوں کے رب، زمین کے رب اور عظیم عرش کے رب! ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! دانا اور گٹھلی کو پھاڑ کر پودا نکالنے والے! تورات، انجیل اور فرقان کو اتارنے والے! میں ہر اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو پہلا ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ تو آخری ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو اوپر ہے، تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو باطن ہے، تجھ سے مخفی کوئی چیز نہیں۔ ہمارے قرض کو اتار دے اور ہمیں فقر سے بچالے۔"[1]

١١٥- ((اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا

---

٢/٧/٣٢ میں حسن کہا ہے۔ ابن ماجہ کے الفاظ ہیں: "اللہ سے نفع بخش علم طلب کرو اور غیر نفع بخش علم سے اس کی پناہ مانگو"۔

[1] اسے امام مسلم نے حدیث نمبر ٢٧١٣ کے تحت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔

وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُلُوبِنَا، وَأَزْوَاجِنَا، وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعَمِكَ مُثْنِينَ بِهَا عَلَيْكَ، قَابِلِينَ لَهَا، وَأَتِمِمْهَا عَلَيْنَا))

"اے اللہ! ہمارے دلوں کے درمیان الفت پیدا کر دے، ہمارے اختلافات کو ختم کر دے، ہمیں سلامتی کے راستے دکھا، ہمیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آ، ہمیں ظاہری اور باطنی تمام بے حیائیوں سے بچا، ہمارے کانوں، آنکھوں، دلوں، بیویوں اور بچوں میں برکت دے اور ہماری توبہ قبول فرما۔ یقیناتو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا، ان پر تیری تعریف کرنے والا اور انھیں قبول کرنے والا بنا اور انھیں ہم پر پوری فرما۔"[1]

١١٦- ((اللهمّ إني أسألك خير المسألة، وخير الدعاء، وخير النجاح، وخير العمل،وخير الثواب،وخير الحياة، وخير الممات، وثبّتني، وثقّل موازيني، وحقّق إيماني، وارفع درجاتي"، وَتَقَبَّلْ صَلاَتِي، وَاغْفِرْ خَطِيئَتِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ العُلاَ مِنَ الْجَنَّةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ، وَخَوَاتِمَهُ، وَجَوَامِعَهُ، وَأَوَّلَهُ، وَظَاهِرَهُ، وَبَاطِنَهُ، وَالدَّرَجَاتِ

---

[1] ابوداود حدیث نمبر ۹۲۹ اور حاکم ۱/ ۲۶۵۔ الفاظ حاکم کے ہیں۔ انھوں نے اسے امام مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ البانی نے بھی اسے صحیح الادب المفرد حدیث نمبر ۶۳۰ میں صحیح کہا ہے۔

الْعُلَا مِنَ الْجَنَّةِ آمِينْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا آتِي، وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ، وَخَيْرَمَا أَعْمَلُ، وَخَيْرَمَا بَطَنَ، وَخَيْرَمَا ظَهَرَ، وَالدَّرَجَاتِ العُلَا مِنَ الْجَنَّةِ آمِينْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي، وَتَضَعَ وِزْرِي، وَتُصْلِحَ أَمْرِي، وَتُطَهِّرَ قَلْبِي، وَتُحَصِّنَ فَرْجِي، وَتُنَوِّرَ قَلْبِي، وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَا مِنَ الْجَنَّةِ آمِينْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ فِي نَفْسِي، وَفِي سَمْعِي، وَفِي بَصَرِي، وَفِي رُوحِي، وَفِي خَلْقِي، وَفِي خُلُقِي، وَفِي أَهْلِي، وَفِي مَحْيَايَ، وَفِي مَمَاتِي، وَفِي عَمَلِي، فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ العُلَا مِنَ الْجَنَّةِ، آمِينْ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین کامیابی، بہترین عمل، بہترین ثواب، بہترین زندگی اور بہترین موت مانگتا ہوں۔ (میں اس بات کی توفیق مانگتا ہوں کہ) تو مجھے ثابت قدم رکھ، میری نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کر دے، میرے ایمان کو حقیقی روپ عطا کر، میرے درجات بلند فرما، میری نماز قبول کر اور میرے گناہ معاف کر دے۔ میں تجھ سے جنت کے اونچے درجات مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے خیر کی ابتدا، خیر کی انتہا، خیر کا کمال، خیر کا آغاز، خیر کا ظاہر، خیر کا باطن اور جنت کے اونچے درجات مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان تمام چیزوں اور کاموں کی بھلائی مانگتا ہوں جنھیں میں لاتا ہوں، جنھیں میں کرتا ہوں، جن کو میں عملی جامہ پہناتا ہوں، جو پوشیدہ ہیں اور جو ظاہر ہیں۔ اسی طرح میں تجھ سے جنت کے اونچے درجات مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو قبول فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ تو میرے ذکر کو اونچا کر دے، میرے گناہ کو کالعدم کر دے، میرے

حال کو درست کر دے، میرے دل کو پاک کر دے، میری شرم گاہ کی حفاظت فرما، میرے دل کو منور کر دے، میرے گناہ معاف کر دے اور میں تجھ سے جنت کے اونچے درجات مانگتا ہوں۔ اے اللہ! قبول فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ تو میرے نفس، میرے کان، میری آنکھ، میری روح، میری بناوٹ، میرے اخلاق، میرے اہل و عیال، میری زندگی، میری موت، میرے عمل میں برکت دے اور میری نیکیوں کو قبول فرما۔ میں تجھ سے جنت کے اونچے درجات مانگتا ہوں۔ اے اللہ! قبول فرما"۔[1]

۱۱۷- ((اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَهْوَاءِ، وَالْأَعْمَالِ، وَالْأَدْوَاءِ)).

"اے اللہ! مجھے ناپسندید اخلاق، خواہشات، اعمال اور بیماریوں سے محفوظ رکھ۔"[2]

۱۱۸- ((اللَّهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ)).

---

[1] حاکم (۱/ ۵۲۰) نے اسے ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاروایت کرتے ہوئے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ جب کہ بیہقی نے الدعوات حدیث نمبر ۲۲۵ اور طبرانی نے الکبیر ۲۳/ ۳۲۶ میں حدیث نمبر ۷۱۷ کے تحت روایت کیا ہے۔

[2] حاکم ۱/ ۵۲۳۔ حاکم نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور ذہبی (۱/ ۵۳۲) نے ان کی موافقت کی ہے۔ طبرانی نے بھی اسے المعجم الکبیر ۱۹/ ۱۹ میں حدیث نمبر ۳۶ کے تحت روایت کیا ہے اور البانی نے ظلال الجنۃ حدیث نمبر ۱۳ میں صحیح کہا ہے۔

"اے اللہ! تو نے مجھے جو کچھ دیا ہے اس پر مجھے قناعت کرنے والا بنا اور ہر غائب چیز کو میرے لیے بھلائی کے ساتھ لوٹا۔"[١]

١١٩- ((اللَّهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَاباً يَسِيراً)).

"اے اللہ! میرے حساب کتاب کا مرحلہ آسان فرما۔"[٢]

١٢٠- ((اللَّهُمَّ أعِنَّا عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)).

"اے اللہ! ہماری مدد فرما کہ ہم تیرا ذکر کر سکیں، تیرا شکر بجالا سکیں اور تیری اچھی طرح عبادت کر سکیں۔"[٣]

---

[١] حاکم ١/ ٥٣٢ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی (١/ ٥١٠) نے ان کی موافقت کی ہے۔ اسی طرح دیکھیں: بیہقی کی الآداب حدیث نمبر ١٠٨٤ اور الدعوات حدیث نمبر ٢١١۔ حافظ ابن حجر نے اسے الفتوحات الربانیۃ ٤/ ٣٨٣ میں حسن کہا ہے۔

[٢] مسند احمد ٦/ ٤٨ اور مستدرک حاکم ١/ ٢٥٥۔ حاکم نے اسے امام مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور ذہبی (١/ ٢٥٥) نے ان کی موافقت کی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! اس حساب کتاب کے مرحلے کے آسان کرنے کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: "اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ بندے کے نامہ اعمال کو دیکھے اور اس سے گزر جائے۔ عائشہ تم یاد رکھو کہ اس دن جس سے سختی سے حساب لیا جائے گا، وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اسی طرح یہ بھی جان لو کہ ایک مومن کو پہنچنے والی ہر مصیبت سے اللہ مومن کے گناہ کو مٹاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے ایک کانٹا بھی چبھے۔" اس کے بارے میں علامہ البانی مشکاۃ المصابیح میں کہتے ہیں کہ اس کی سند جید ہے۔

[٣] مسند احمد ٢/ ٢٩٩ اور حاکم ١/ ٤٩٩۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

١٢١- ((اللَّهُمّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لاَ يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ، وَمُرَ افقَةَ مُحَمَّدٍ -صلى الله عليه وسلم- فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو پیچھے نہ ہٹتا ہو، ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہوتی ہو اور ہمیشگی کی جنت کے اونچے مقام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ورفاقت مانگتا ہوں۔"[1]

١٢٢- ((اللَّهُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِي عَلَى أَرْشَدِ أَمْرِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ، وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا عَلِمْتُ، وَمَا جَهِلْتُ)).

"اے اللہ! مجھے میرے نفس کی برائی سے بچا اور میرے لیے مناسب ہدایت کے پیمانے پر کھری اترنے والی حالت کا فیصلہ فرما۔ اے اللہ! میرے ان تمام گناہوں کو معاف کر دے جو میں نے چھپا کر کیے، جو میں نے دکھا کر کیے ہیں، جو میں نے غلطی سے کیے ہیں، جو میں نے

---

دونوں کی بات درست بھی ہے۔ یہ حدیث ابوداود حدیث نمبر ١٥٢٤ اور نسائی کی الکبری ٩٩٧٣ میں بھی ہے۔ البانی نے اسے صحیح الادب المفرد حدیث نمبر ٥٣٤ میں صحیح کہا ہے۔

[1] ابن حبان (موارد) ص ٦٠٤، حدیث نمبر ٢٤٣٦، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفا۔ احمد ١/٣٨٦، ٤٠٠ نے بھی اسے ایک دوسرے طریق سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح نسائی نے بھی عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر ٨٦٩ میں روایت کیا ہے اور البانی نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ میں اسے حسن قرار دیا ہے، دیکھیے حدیث نمبر ٢٣٠١۔

جان بوجھ کر کیے ہیں، جنھیں میں جانتا ہوں اور جنھیں میں نہیں جانتا۔"[1]

١٢٣- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ، وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ)).

"اے اللہ! میں قرض کے غلبے، دشمن کے غلبے اور مصیبت میں دشمنوں کی خوشی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"[2]

١٢٤- ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَعَافِنِي، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

"اے اللہ مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق دے اور مجھے صحت دے، میں قیامت کے دن اپنے مقام کی تنگی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں"[3]۔

---

(١) نسائی کی السنن الکبریٰ ٦/ ٢۴٦ حدیث نمبر ١٠٨٣٠ اور حاکم ١/ ٥١٠۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ اسی طرح امام احمد نے بھی اسے مسند ۴/ ۴۴۴ میں روایت کیا ہے۔ دیکھیے تحقیق شدہ مسند ٣٣/ ١٩٧ حدیث نمبر ١٩٩٩٢۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے الاصابۃ میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے اور البانی نے بھی تخریج ریاض الصالحین میں حدیث نمبر ١۴٩٥ کی تعلیق میں اسے صحیح کہا ہے۔

(٢) سنن نسائی حدیث نمبر ٥۴٧٥ اور مسند احمد ٢/ ١٧٣۔ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی ٣/ ١١١٣ میں صحیح کہا ہے۔

(٣) نسائی حدیث نمبر ١٦١٧ اور ابن ماجہ حدیث نمبر ١٣٥٦۔ البانی نے اسے صحیح سنن نسائی ١/ ٣٥٦ اور صحیح ابن ماجہ ١/ ٢٢٦ میں صحیح کہا ہے۔

١٢٥- ((اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي، وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَ انْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي، وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي)).

"اے اللہ! مجھے میرے کان اور آنکھ سے مستفید ہونے کا موقع عنایت کر، ان دونوں کو میرا وارث بنا، مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔"[١]

١٢٦- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً، ومِيتَةً سَوِيَّةً، ومَرَدّاً غَيْرَ مَخْزٍ ولا فاضِحٍ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگی، معتدل موت اور غیر رسوا کن و غیر ذلت آمیز موت مانگتا ہوں۔"[٢]

١٢٧- ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اللَّهُمَّ لاَ قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلاَ بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلاَ هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ، وَلاَ مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلاَ مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ، وَرَحْمَتِكَ، وَفَضْلِكَ، وَرِزْقِكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي

---

[١] سنن ترمذی حدیث نمبر ٣٦٨١، بخاری کی الادب المفرد حدیث نمبر ٦٥٠ اور مستدرک حاکم ١/ ٥٢٣۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے، ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے اور البانی نے صحیح سنن ترمذی ٣/ ١٨٨ میں اسے حسن کہا ہے۔

[٢] حاکم ١/ ٥٤١، زوائد مسند بزار ٢/ ٤٤٢ حدیث نمبر ٢١٧٧ اور طبرانی کی الدعاء حدیث نمبر ١٤٣٥۔ ہیثمی مجمع الزوائد ١٠/ ١٧٩ میں کہتے ہیں: "طبرانی کی سند جید ہے۔"

أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لاَ يَحُولُ وَلاَ يَزُولُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ يَوْمَ الْعَيْلَةِ، وَالأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اللَّهُمَّ إِنِّي عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَشَرِّ مَا مَنَعْتَنَا، اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ، اللَّهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ، وَأَحْيِنَا مُسْلِمِينَ، وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ مَفْتُونِينَ، اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ، وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اللَّهُمَّ قَاتِلْ كَفَرَةَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ، إِلَهَ الْحَقِّ [آمِينْ])).

"اے اللہ! ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ اے اللہ! جسے تو کشادہ کرے اسے کوئی تنگ کرنے والا نہیں اور جسے تو تنگ کرے اسے کوئی کشادہ کرنے والا نہیں، جسے تو گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، جسے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں، جسے تو دور کرے اسے کوئی قریب کرنے والا نہیں اور جسے تو قریب کرے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمت، فضل اور روزی کشادگی کے ساتھ اتار۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسی دائمی نعمت کا طلب گار ہوں، جو نہ بدلے اور نہ زائل ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے محتاجی کے دن نعمت مانگتا ہوں اور خوف کے دن امن مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری دی ہوئی اور نہ دی ہوئی چیزوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! ہمارے

لیے ایمان کو محبوب بنادے اور اسے ہمارے دلوں میں سجا دے۔ اسی طرح ہمارے لیے کفر، فسق اور نافرمانی کو ناپسندیدہ بنادے اور ہمیں ہدایت یاب لوگوں میں شامل فرما۔ اے اللہ! ہمیں اسلام کے ساتھ وفات دے، اسلام کے ساتھ زندہ رکھ اور نیک لوگوں سے ملادے۔ کسی طرح کی رسوائی کا منہ نہ دکھا اور فتنے کا شکار نہ بنا۔ اے اللہ! ان کافروں کو ہلاک وبرباد کر جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے روکتے ہیں۔ انھیں اپنی سزا اور عذاب میں گرفتار کر۔ اے اللہ! ان کافروں کو ہلاک وبرباد کر، جنھیں کتاب دی گئی ہے۔ اے برحق معبود! [قبول فرما]"۔[1]

**١٢٨- ((اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي)).**

"اے اللہ! میری مغفرت فرمادے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔"[2]

---

[1] احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: ٣/ ٤٢٤ اور ٢٤/ ٢٤٦ حدیث نمبر ١٥٤٩٢۔ دونوں بریکیٹ کے اندر کا حصہ حاکم ١/ ٥٠٧، ٣/ ٢٣-٢٤ سے لیا گیا ہے۔ بخاری نے بھی اسے الادب المفرد حدیث نمبر ٦٩٩ میں روایت کیا ہے۔ البانی نے اسے فقہ السیرۃ کی تخریج ص ٢٨٤ اور صحیح الادب المفرد حدیث نمبر ٥٣٨ ص ٢٥٩ میں صحیح کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم حدیث نمبر ٢٦٩٦ اور ٢٦٩٧۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے: "ان الفاظ کے اندر تیری دنیا اور آخرت دونوں آ گئی۔" جب کہ سنن ابو داود حدیث نمبر ٨٥٠ میں ہے: "راوی کہتے ہیں کہ جب وہ

((...وَاجْبُرْنِي، وَارْفَعْنِي)). "...میری کمیوں کی بھرپائی کر اور مجھے اونچا مقام عطا کر۔"[1]

۱۲۹- ((اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَ أَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَ آثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا)).

"اے اللہ! ہمیں زیادہ دے اور کمی نہ کر، ہمیں عزت دے اور ذلیل نہ کر، ہمیں عطا کر اور محروم نہ رکھ، ہمیں ترجیح دے اور ہمارے اوپر کسی کو ترجیح نہ دے، ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی رہ۔"[2]

۱۳۰- ((اللَّهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي)).

"اے اللہ! تو نے مجھے اچھی ساخت عطا کی ہے، لہذا اچھے اخلاق عنایت کر۔"[3]

---

دیہاتی جانے لگے، تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو خیر سے بھر لیا"۔

[1] دیکھیے: سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۸۹۸، سنن ترمذی، حدیث نمبر ۲۸۴، صحیح ابن ماجہ ۱/۱۴۸، اور صحیح ترمذی ۱/۹۰۔

[2] سنن ترمذی ۵/۳۲۶ حدیث نمبر ۳۱۷۳ اور مستدرک حاکم ۲/۹۸۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور شیخ عبد القادر ارنؤوط نے جامع الاصول کی تحقیق ۱۱/۲۸۲ حدیث نمبر ۷۸۸۴ میں اسے حسن کہا ہے۔

[3] مسند احمد ۶/۶۸ اور ۱۵۵ اور ۱/۴۰۳۔ ابن حبان (۲۴۲۳-موارد)، طیالسی حدیث نمبر ۳۷۴ اور مسند ابو یعلی حدیث نمبر ۵۰۷۵۔ البانی نے اسے ارواء الغلیل ۱/۱۱۵ حدیث نمبر ۷۴ میں صحیح کہا ہے۔

١٣١- ((اللَّهُمَّ ثَبِّتْنِي وَاجْعَلْنِي هَادِياً مَهْدِيّاً)).

"اے اللہ! مجھے ثابت قدم رکھ اور راہ راست بتانے والا اور راہ راست پر چلنے والا بنا۔"[١]

١٣٢- (( اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبَاً سَلِيماً، وَلِسَاناً صَادِقاً، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے دین پر ثابت قدمی اور راہ راست پر عزیمت مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزیں اور تیری مغفرت کے اسباب مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری نعمت کا شکر اور تیری عبادت کا حسن مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے وہ بھلائیاں مانگتا ہوں جنھیں تو ہی جانتا ہے، میں ان برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جنھیں تو ہی جانتا ہے اور تجھ سے ان گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں جنھیں تو ہی جانتا ہے۔ یقیناً تو سب غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے۔"[٢]

---

[١] اس کی دلیل وہ دعا ہے جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ کے لیے کی تھی۔ دیکھیے: صحیح بخاری حدیث نمبر ٦٣٣٣، ٣٠٢٠اور ٣٠٣٦وغیرہ۔

[٢] مسند احمد ٢٨/٣٣٨ حدیث نمبر ١٧١١٤ اور ٢٨/٣٥٦ حدیث نمبر ١٧١٣٣، ترمذی حدیث نمبر ٣٤٠٧، طبرانی کی المعجم الکبیر حدیث نمبر ٧١٣٥، ٧١٥٧، ٧١٧٥، ٧١٧٦، ٧١٧٧، ٧١٧٨، ٧١٧٩،

١٣٣-(( اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفِرْدَوْسَ أَعْلَى الْجَنَّة)).

"اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا اعلی ترین حصہ فردوس مانگتا ہوں۔"[1]

١٣٤- ((اللَّهُمَّ جَدِّدِ الإِيْمَانَ فِي قَلْبِي)).

"اے اللہ! میرے دل میں ایمان کو نیا کر دے"۔[2]

١٣٥- (( اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ)).

---

۱۸۰۷ اور صحیح ابن حبان ۳/ ۲۱۵ حدیث نمبر ۵، ۹۳۵/ ۳۱۰ حدیث نمبر ۱۹۷۴۔ الفاظ طبرانی کے ہیں۔ اسے شعیب ارنؤوط نے صحیح ابن حبان ۵/ ۳۱۲ میں حسن کہا ہے اور مسند ۲۸/ ۳۳۸ کے محققین نے بھی اسے اس کے طرق کی بنیاد پر حسن کہا ہے۔ اسی طرح البانی نے بھی اسے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد ہفتم حدیث نمبر ۳۲۲۸ اور صحیح موارد الظمآن حدیث نمبر ۲۴۱۶، ۲۴۱۸ میں ذکر کیا ہے اور صحیح لغیرہ کہا ہے۔

[1] یہ دعا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے لی گئی ہے: "۔۔۔جب تم اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو۔ کیوں کہ وہ جنت کے بیچوں بیچ میں ہے اور جنت کا اعلی ترین حصہ ہے۔ اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔" صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۷۹۰ اور ۷۴۲۳۔

[2] یہ دعا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث سے ماخوذ ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمھارے دل میں ایمان اسی طرح پرانا ہو جاتا ہے جس طرح کپڑا پرانا ہوتا ہے۔ لہذا اللہ سے دعا کرو کہ ایمان کو تمھارے دلوں میں نیا کر دے۔" مستدرک حاکم ۱/ ۴۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ جب کہ ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱/ ۵۲ میں کہا ہے: "اسے طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔" البانی نے بھی اسے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۴/ ۱۱۳ حدیث نمبر ۱۵۸۵ میں حسن کہا ہے۔

"اے اللہ! میں ایسی نماز سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو۔"[1]

١٣٦- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ، وَمِنْ زَوْجٍ تُشَيِّبُنِي قَبْلَ الْمَشِيبِ، وَمِنْ وَلَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ رَبّاً، وَمِنْ مَالٍ يَكُونُ عَلَيَّ عَذَاباً، وَمِنْ خَلِيلٍ مَاكِرٍ عَيْنُهُ تَرَانِي، وَقَلْبُهُ يَرْعَانِي؛ إِنْ رَأَى حَسَنَةً دَفَنَهَا، وَإِذَا رَأَى سَيِّئَةً أَذَاعَهَا)).

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے پڑوسی سے، ایسی بیوی سے جو مجھے بڑھاپے سے پہلے بوڑھا بنا دے، ایسی اولاد سے جو میرا مالک بن بیٹھے، ایسی دولت سے جو میرے لیے عذاب ثابت ہو، ایسے مکار دوست سے جس کی آنکھ مجھے دیکھ رہی ہو اور جس کا دل میرے ٹوہ میں لگا ہوا ہو، اگر کوئی اچھی بات دیکھے تو اسے دفن کر دے اور اگر کوئی بری بات دیکھے تو اسے خوب پھیلائے۔"[2]

١٣٧-((اللَّهُمَّ لاَ تُخْزِنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

"اے اللہ! مجھے قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔"[3]

---

(1) ابوداود حدیث نمبر ١٥٤٩۔ البانی نے اسے صحیح سنن ابوداود ١/ ٤٢٤ میں صحیح کہا ہے۔

(2) طبرانی کی الدعاء ٣/ ١٤٢٥۔ البانی سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ٧/ ٣٧٧ حدیث نمبر ٣١٣٧ میں کہتے ہیں: "میں کہتا ہوں: یہ ایک جید سند ہے۔ اس کے سارے رجال التھذیب کے رجال ہیں۔۔۔"۔

(3) مسند احمد ٢٩/ ٥٩٦ حدیث نمبر ١٨٠٥٦۔ مسند کے محققین نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ جب کہ طبرانی نے اسے المعجم الکبیر ٣/ ٢٠ حدیث نمبر ٢٥٢٤ میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: "اے اللہ!

١٣٨- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگتا ہوں"[1]

١٣٩- ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لاَ يُرْفَعُ، وَقَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ، وَقَولٍ لاَ يُسْمَعُ)).

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو، ایسے عمل سے جو قبول نہ ہو، ایسے دل سے جو خوف نہ کھاتا ہو اور ایسے قول سے جو سنا نہ جائے۔"[2]

١٤٠-((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ،وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)).

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں حزن و ملال سے، بے بسی و کاہلی سے، بخیلی اور بزدلی سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے۔"[3]

---

مجھے قیامت کے دن رسوانہ کرنا اور مصیبت کے دن رسوانہ کرنا"۔

(۱) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۵۱۔ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ ۳/ ۲۵۹ اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر ۱۱۳۸ میں صحیح کہا ہے۔

(۲) صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۲۴۴۰ (موارد)۔ البانی نے اسے صحیح موارد الظمآن ۲/ ۴۵۴ حدیث نمبر ۲۰٦٦ میں صحیح کہا ہے۔

(۳) صحیح بخاری حدیث نمبر ٦۳٦۳۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر پر ہوتے تو میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ آپ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔۔۔"۔

١٤١-((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجالِ)).

"اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تمام ظاہری و باطنی فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"[1]

١٤٢-(( اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ)).

"اے اللہ! میں تجھ سے تیری راہ کی شہادت مانگتا ہوں۔"[2]

١٤٣- ((اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي، وَأَدْخِلْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلاً كَرِيمًا)).

"اے اللہ! مجھے بخش دے، قیامت کے دن اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے لوگوں پر مجھے فوقیت عطا کر۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کر دے اور مجھے قیامت کے دن باعزت

---

(۱) صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۸۶۷۔ اس میں ہے: "اللہ کی پناہ مانگو جہنم کے عذاب سے.... [اللہ کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے۔۔۔۔]"۔ اخیر تک۔

(۲) صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۹۰۹۔ یہ دعا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ماخوذ ہے: "جو اللہ سے سچے دل سے شہادت مانگے گا، اسے اللہ شہیدوں کے درجات عطا کرے گا، اگرچہ اس کی موت بستر پر ہی کیوں نہ ہوئی ہو"۔

مقام میں داخلہ عنایت کر۔"[1]

١٤٤- ((اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّمَا قَضَيْتَ، إِنَّهُ لا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ)).

"اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل کرتے ہوئے ہدایت دے جنھیں تو نے ہدایت دی ہے، مجھے ان لوگوں میں شامل کرتے ہوئے عافیت عنایت کر جنھیں تو نے عافیت عنایت کی ہے، مجھے ان لوگوں میں شامل کرتے ہوئے میری ذمے داری لے لے جن کی ذمے داری تو نے لے رکھی ہے، مجھے جو کچھ دیا ہے اس میں برکت دے اور مجھے اپنے فیصلوں کی برائی سے بچا۔ یقیناوہ رسوا نہیں ہوگا جس سے تو دوستی رکھے۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔"[2]

١٤٥-(( رَبِّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ)).

---

[1] صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۳۲۳ اور صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۴۹۸۔ یہ دعا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دعاؤں سے ماخوذ ہے، جو آپ نے عبید بن عامر اور ابو بردہ رضی اللہ عنہما کے حق میں کی تھی۔

[2] مسند احمد ۳/۲۴۹ حدیث نمبر ۱۷۲۳۔ مسند کے محققین نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ یہ ایک مطلق روایت ہے اور اس میں ایک اور روایت کی طرح وتر کی قید نہیں ہے۔ کیوں کہ اس روایت میں انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "آپ ہمیں یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔۔۔"۔

"اے میرے رب! بدلے کے دن میرے گناہ بخش دینا۔"[1]

١٤٦-((أَسْتَغْفِرُ اللهَ العَظِيمَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ، الحَيُّ القَيُّومُ، وَ أَتُوبُ إِلَيهِ)).

"میں عظمت والے اللہ سے معافی کا خواستگار ہوں، جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا سب کو تھامنے والا ہے اور میں اسی سے توبہ کرتا ہوں۔"[2]

١٤٧- ((اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي، وَأَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِي، وَأَعِذْنِي مِنْ مُضِلاتِ الْفِتَنِ)).

"اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے دل کا غیظ و غضب دور کر دے اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے بچا۔"[3]

---

(١) صحیح مسلم حدیث نمبر ٢١٤۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! ابن جدعان جاہلیت کے زمانے کا ایک شخص تھا، جو رشتے داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا۔ کیا اسے اس کا کچھ فائدہ ہو گا؟ آپ نے جواب دیا: اسے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اے میرے پروردگار! بدلے کے دن میرے گناہ بخش دینا۔

(٢) سنن ترمذی حدیث نمبر ٣٥٧٧۔ البانی نے اسے صحیح ترمذی ٣/٤٦٩ میں صحیح کہا ہے: "جس نے یہ دعا پڑھی اسے اللہ بخش دے گا، اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگ کر آیا ہو"۔

(٣) یہ دعا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے ماخوذ ہے، جو آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں کی تھی: "اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے، اس کے دل کا غیظ و غضب دور فرما اور اسے گمراہ کرنے

١٤٨- (( اللَّهُمَّ أَحْيِنِي عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صلى الله عليه وسلم وَتَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِ، وأَعِذْنِي مِنْ مُضِلاَّتِ الْفِتَنِ)).

"اے اللہ! مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر زندہ رکھ، ان کے مذہب پر ہی وفات دے اور گمراہ کن فتنوں سے بچا۔"[1]

---

والے فتنوں سے بچا۔" اسے ابن عساکر نے اپنی کتاب "الأربعين في مناقب أمهات المؤمنين" کے صفحہ ۸۵ میں اپنی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور کہا ہے: "یہ حدیث بقیہ بن ولید کی روایت سے صحیح حسن ہے۔" ابن السنی نے بھی اسے عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر ۴۵۷ میں اس سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ جب کہ ابن السنی کے ایک نسخے میں "گمراہ کن فتنوں سے بچا" کی جگہ پر "شیطان سے بچا" موجود ہے۔ اس کی تخریج کے لیے دیکھیے الضعیفۃ حدیث نمبر ۴۲۰۷۔ اس کا ایک شاہد مسند احمد ۲/ ۴۴ حدیث نمبر ۲۶۵۷۶ میں اس سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ اس کے الفاظ ہیں: "تم کہو: اے اللہ، نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، میرے دل کا غیظ وغضب دور کر دے اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے گمراہ کن فتنوں سے بچائے رکھ۔" ہیثمی نے مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۵ میں اسے حسن کہا ہے۔ یہ حدیث طبرانی کی المعجم الکبیر ۲۳/ ۳۳۸ حدیث نمبر ۷۸۵ میں بھی ہے۔ لیکن اس میں "جب تک میں زندہ رہوں" کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس کا ایک شاہد ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ اس میں ہے کہ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا سکھایئے جو میں کرتی رہا کروں، تو آپ نے کہا کہ تم کہو: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے۔۔۔"۔ اسے خرائطی نے "اعتلال القلوب" حدیث نمبر ۵۲ اور مساوئ الاخلاق حدیث نمبر ۳۲۳ میں روایت کیا ہے۔

[1] اسے بیہقی نے السنن الکبری ۵/ ۹۵ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی دعا کے طور پر موقوفا نقل کیا

١٤٩- ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، [فِي الْعَالَمِينَ] إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)).

"اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت نازل کی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر، جیسے برکت نازل کی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔"[1]

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے، اس کے جلال اور عظیم سلطنت کے شایان شان۔ اے اللہ! درود وسلام نازل کر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل، آپ کے اصحاب اور قیامت کے دن تک پوری ایمان داری سے آپ کی اتباع کرنے والوں پر۔

---

ہے۔ ابن الملقن نے بھی اسے البدر المنیر ٦/٣٠٩ میں نقل کیا ہے اور ضیاء مقدسی سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی سند جید ہے۔ جب کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "تم میں سے کوئی نہ کہے کہ اے اللہ! میں فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تو ہر آدمی کے اندر فتنہ پایا جاتا ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالی نے کہا ہے: "تمھارے مال اور تمھاری اولاد فتنہ ہے۔" [التغابن: ١٥] لہذا جسے اللہ کی پناہ مانگنی ہو وہ گمراہ کرنے والے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔" تفسیر ابن جریر ١٣/٤٧٥، حدیث نمبر ١٥٩١٢۔ ابن بطال نے بھی اسے اپنی شرح صحیح بخاری ٤/١٣ میں ذکر کیا ہے۔

(١) صحیح بخاری حدیث نمبر ٣٣٧٠۔ دونوں بریکیٹ کے بیچ کا حصہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے لیا گیا ہے، جو صحیح مسلم حدیث نمبر ٤٠٥ میں ہے۔

# علاج ومعالجہ بذریعہ جھاڑ پھونک

# کتاب وسنت سے ماخوذ


اللہ کا محتاج بندہ:

ڈاکٹر سعید بن علی بن وہَف القحطانی

رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مقدمہ:

# قرآن وسنت کے ذریعے علاج کی اہمیت

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں، ہم اسی کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، ہم اپنے نفسوں اور بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالی ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے، اسے کوئی راہ نہیں دکھا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل اور اصحاب پر، اور ان پر جو نیکی اور بھلائی کے ساتھ آپ کی پیروی کرتے ہیں، قیامت کے دن تک ڈھیروں درود وسلام نازل فرمائے۔ امّا بعد:

بے شک، قرآن کریم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دم کے ذریعے علاج نفع بخش اور مکمل شفا ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هُدًى وَشِفَآءٌ ... ﴿٤٤﴾ ﴾

"آپ کہہ دیجیے کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے"۔[الفصلت: ۴۴]

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ ﴾

"یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی"۔[الاسراء: ۸۲]

اور "من" یہاں جنس کی وضاحت کے لئے ہے؛ کیونکہ قرآن مجید مکمل طور پر شفا ہے جیسا کہ پچھلی آیت میں ذکر ہوا[۱]، اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ ﴾

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے"۔[یونس: ۵۷]

---

[۱] دیکھیں: الجواب الكافي لمن سأل عن الدواء الشافي لابن القيم، ص ۲۰۔

چنانچہ قرآن تمام قلبی، جسمانی، دنیاوی اور اخروی بیماریوں کے لئے کامل شفا ہے، اور ہر شخص کو قرآن سے شفا حاصل کرنے کی توفیق نہیں ملتی اور نہ ہر شخص اس کا اہل ہوتا ہے، اور جب بیمار شخص قرآن کے ذریعے اچھے طریقے سے اپنا علاج کرتا ہے، اپنے مرض کا علاج صدق وایمان، مکمل قبولیت اور پختہ اعتقاد کے ساتھ کرتا ہے، اور اس کے تمام شرائط کو پورا کرتا ہے، تو کوئی بیماری اس کے سامنے کبھی بھی ٹھہر نہیں سکتی۔ بیماریاں اللہ رب العالمین کے کلام کا مقابلہ بھلا کیسے کر سکتی ہیں، جو اگر پہاڑوں پر نازل ہوتا تو انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا، یا زمین پر نازل ہوتا تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا، دلوں اور جسموں کی کوئی بیماری ایسی نہیں ہے جس کا علاج، سبب اور اس سے حفاظت کا طریقہ قرآن میں موجود نہ ہو، ان لوگوں کے لئے جنہیں اللہ نے اپنی کتاب کا فہم عطا کیا ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن میں دلوں اور جسموں کی بیماریوں کا ذکر کیا ہے، اور دلوں اور جسموں کی دوا کا بھی۔

دلوں کی بیماریاں دو قسم کی ہیں: شبہ اور شک کی بیماری، اور شہوت وگمراہی کی بیماری، اللہ سبحانہ وتعالیٰ دلوں کی بیماریوں کو تفصیل سے بیان فرماتا ہے، اور ان کی بیماریوں کے اسباب اور علاج کو ذکر کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:[1]

---

[1] زاد المعاد لابن القیم، ۴/ ۶، و۴/ ۳۵۲

﴿ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ ﴾

"اور کیا انھیں یہ کافی نہیں ہوا کہ ہم نے تجھ پر کتاب نازل کی جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ بے شک اس میں یقیناً ان لوگوں کے لیے بڑی رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان لاتے ہیں"۔[العنکبوت:۵۱]

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جسے قرآن شفا نہ دے، اللہ اسے شفا نہ دے اور جسے قرآن کافی نہ ہو، اللہ اسے کافی نہ ہو''۔[۱]

رہی بات جسمانی امراض کی تو قرآن نے ان کے طبی اصولوں، ان کے مجموعات اور قواعد کی طرف رہنمائی فرمائی ہے، اور یہ کہ جسمانی طب کے تمام اصول قرآن عظیم میں موجود ہیں اور وہ تین ہیں: صحت کی حفاظت، ضرر رساں چیزوں سے پرہیز، اور فاسد اور ضرر رساں مواد کا اخراج، اور ان اصولوں کی روشنی میں ان اقسام کے دیگر افراد پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔[۲]

اگر بندہ قرآن کے ذریعے بہتر طریقے سے اپنا علاج کرے تو وہ فوری شفا کے

---

[۱] زاد المعاد:۴/ ۳۵۲

[۲] زاد المعاد:۴/ ۳۵۲،و۴/ ٦

حصول میں اس کے عجیب اثرات دیکھے گا۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "مکہ میں ایک وقت ایسا آیا کہ میں بیمار ہو گیا، اور نہ کوئی طبیب ملا اور نہ دوا، تو میں نے سورہ فاتحہ سے اپنا علاج کیا، اور اس کا عجیب اثر دیکھا: میں زمزم کا پانی لیتا اور اس پر بار بار سورہ فاتحہ پڑھتا، پھر اسے پیتا تو اس سے مکمل شفا پاتا۔ پھر میں نے بہت سی تکالیف میں اس پر اعتماد کیا، اور اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا۔ میں نے یہ طریقہ ان لوگوں کو بھی بتایا جو کسی درد کی شکایت کرتے تھے، تو ان میں سے بہت لوگ جلدی شفا پاتے تھے۔"[1]

اور اسی طرح ثابت شدہ نبوی رقیہ کے ذریعے علاج مفید ترین ادویات میں سے ہے، اور دعا جب موانع سے پاک ہو تو یہ دفعِ مکروہ اور حصولِ مطلوب کے لیے ایک مفید ترین سبب ہے، یہ خاص طور پر الحاح کے ساتھ بہت مؤثر ہے، یہ بلا کا دشمن ہے، اس کا مقابلہ کرتا اور اس کا علاج کرتا ہے، اور اسے لاحق نہیں ہونے دیتا، یا اگر لاحق ہو گئی ہو تو اسے کو ہلکا کر دیتا ہے[2]؛ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «الدُّعاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نزلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعاءِ»؛ "دعا لاحق اور غیر

---

(1) دیکھیں: زاد المعاد، ۴/ ۱۷۸، والجواب الکافي، ص ۲۱۔

(2) دیکھیں: الجواب الکافي، ص ۲۲-۲۵۔

لاحق دونوں بیماری میں نفع دیتی ہے، چنانچہ اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔"[1] اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «لاَ يَرُدُّ القَضَاءَ إلاّ الدُّعاءُ، وَلاَ يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إلاَّ الْبِرُّ». "قضا کو دعا کے سوا کوئی چیز رد نہیں کرتی، اور نیکی کے علاوہ کوئی اور چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی"۔[2]، لیکن یہاں ایک بات ہے جس پر توجہ دینا ضروری ہے: اور وہ یہ کہ آیات، اذکار، دعائیں اور تعوذات جو شفا کے لیے پڑھی جاتی ہیں اور جن سے دم کیا جاتا ہے، وہ اپنی ذات میں نفع بخش اور شفا دینے والی ہیں، لیکن ان کے لیے فاعل کی قبولیت' قوت اور تاثیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب شفا نہیں ہوتی تو یہ فاعل کی تاثیر کی کمزوری، یا منفعل کی عدم قبولیت، یا اس میں موجود کسی قوی مانع کی وجہ سے ہوتا ہے جو دوا کے اثر کو روک دیتا ہے؛ کیونکہ دم کے ذریعے علاج دو چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے:

پہلا امر: مریض کی جانب سے ہے، اور یہ اس کی قوت ارادی، اللہ تعالیٰ کی طرف

---

[1] سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۵۴۸، حاکم ۱/۶۷۰، اور احمد حدیث نمبر ۲۲۰۴۴۔ البانی نے اسے حسن کہا ہے۔ دیکھیے: صحیح الجامع: ۳/۱۵۱، حدیث: ۳۴۰۳۔

[2] الحاکم: ۱/۶۷۰، جامع ترمذی، حدیث: ۲۱۳۹، امام البانی نے سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: ۱/۷۶، حدیث: ۱۵۴ میں اسے حسن کہا ہے۔

خلوص کے ساتھ رجوع اور اس کے پختہ اعتقاد پر مبنی ہے کہ قرآن مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے، اور یہ کہ دل وزبان کی یک سوئی کے ساتھ درست انداز میں پناہ طلب کرے؛ کیونکہ یہ ایک قسم کی جنگ ہے، اور جنگجو کو اپنے دشمن پر فتح حاصل نہیں ہوتی مگر دو امور کے ذریعے:

یہ کہ اسلحہ فی نفسہ صحیح اور عمدہ ہو، اور یہ کہ ہتھیار اٹھانے والا ہاتھ بھی مضبوط ہو۔ جب کبھی ان دونوں میں سے ایک چیز مفقود ہو گی، تو ہتھیار زیادہ مفید نہ ہو گا۔ تو (آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ) اس وقت کیا حال ہو گا جب دونوں ہی باتیں مفقود ہوں: دل توحید، توکل، تقوی اور انابت سے ویران ہو، اور پاس میں ہتھیار بھی نہ ہو۔

دوسری بات: قرآن وسنت کے ذریعے علاج کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے اندر بھی یہ دونوں چیزیں موجود ہوں؛ اسی لیے ابن التین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا[1]: "'معوذات' اور اللہ کے دیگر اسماء کے ذریعہ رقیہ کرنا روحانی علاج ہے، جب یہ نیک لوگوں کی زبان سے ہو تو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شفا حاصل ہوتی ہے"۔[2]

علما کا اس پر اجماع ہے کہ جھاڑ پھونک جائز ہے، بشرطیکہ اس میں تین شرطیں پائی جائیں:

---

(۱) دیکھئے: زاد المعاد ۴/ ۶۸، والجواب الکافی ص ۲۱۔

(۲) فتح الباری از ابن حجر: ۱۰/ ۱۹۶

پہلی شرط: اللہ تعالیٰ کے کلام، یا اس کے اسماو صفات، یا رسول ﷺ کے کلام کے ذریعہ ہو۔

دوسری شرط: عربی زبان میں ہو، یا غیر عربی میں ہو تو اس کا معنی معلوم ہو۔

تیسری شرط: یہ اعتقاد ہو کہ رقیہ بذات خود اثر نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالی کی قدرت سے اثر ہوتا ہے[1]، اور رقیہ تو بس ایک سبب ہے۔

اسی اہمیت کے پیش نظر میں نے اپنی کتاب "الذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ وَالْعِلَاجُ بِالرُّقَى مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ" کے رقیہ والے حصے کا اختصار کیا ہے، اور اس میں کچھ مفید فوائد کا اضافہ بھی کر دیا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ میں اللہ عزوجل کے اسماء حسنی اور صفات علیا کے واسطہ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس عمل کو اپنے شرف وعزت والے چہرہ کے لیے خالص بنائے، اور اس سے مجھے اور ہر اس شخص کو فائدہ پہنچائے جو اس کتاب کو پڑھے یا شائع کرے یا اس کی اشاعت کا ذریعہ بنے اور تمام مسلمانوں کے لیے اسے فائدہ مند بنائے، بیشک اللہ سبحانہ ہی اس کا مالک اور اس پر قادر ہے۔ وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبینا محمد، وعلی آلہ واصحابہ، ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

اللہ کا محتاج بندہ

ڈاکٹر سعید بن علی بن وہف القحطانی

۱۸/ ٦/ ۱۴۱۴ھ

---

[1] دیکھیں: فتح الباری، ۱۰/ ۱۹۵، فتاویٰ العلامہ ابن باز، ۲/ ۳۸۴۔

# ۱-جادو کا علاج

جادو کا الٰہی علاج' اس کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ: وہ امور جن کے ذریعہ جادو واقع ہونے سے پہلے اس سے بچا جا سکتا ہے:

۱- تمام واجبات کو ادا کرنا، تمام حرام چیزوں کو چھوڑ دینا، اور تمام گناہوں سے توبہ کرنا۔

۲- قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت، اس طرح کہ ہر روز اس کا ایک مقرر حصہ تلاوت کرے۔

۳- دعاؤں، تعوذات اور مشروع اذکار کے ذریعہ پناہ طلب کرنا، اور یہ دعا: «بِسْمِ اللهِ الَّذِي لا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ» صبح وشام تین بار پڑھنا[1]، ہر نماز کے بعد اور سونے کے وقت اور صبح وشام آیت الکرسی کی تلاوت کرنا[2]، سورۃ اخلاص' سورۂ فلق اور سورۂ ناس صبح

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۳۸۸، ابوداود حدیث نمبر ۵۰۸۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۶۹۔ البانی نے اسے صحیح ابن ماجہ ۲/۳۳۲ میں صحیح کہا ہے۔

[2] حاکم نے روایت کرکے صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے ۱/۵۶۲، اور البانی نے صحیح الترغیب والترھیب ۱/۲۷۳ حدیث نمبر ۶۵۸ میں صحیح کہا ہے۔

وشام اور سوتے وقت تین تین بار پڑھنا، اور "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" ہر روز سو بار پڑھنا[1]، صبح وشام کے اذکار کی پابندی کرنا، فرض نمازوں کے بعد کے اذکار، سونے اور جاگنے کے اذکار، گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کے اذکار، سواری پر چڑھنے کے اذکار، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے اذکار، بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا، اور مصیبت زدہ کو دیکھنے کی دعا وغیرہ۔ میں نے ان میں سے بہت سی باتوں کا ذکر ((حصن المسلم)) میں حالات، مواقع، مقامات اور اوقات کے مطابق کیا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان پر عمل پیرا ہونا ان اسباب میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن سے جادو، نظر بد اور جنات کے اثرات سے تحفظ فراہم کرتے ہیں، اور یہ بھی ان آفات وغیرہ سے دوچار ہونے کے بعد ان کے علاج کے عظیم ترین ذرائع میں سے ہیں۔[2]

۴۔ صبح خالی پیٹ سات عجوہ کھجوریں کھانا اگر ممکن ہو؛ کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے: «مَنْ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمِ

---

[1] بخاری: ۴/ ۹۵، حدیث: ۳۲۹۳، مسلم: ۴/ ۲۰۷۱، حدیث: ۲۶۹۱۔

[2] دیکھیے: زاد المعاد، ۴/ ۱۲۶، مجموع فتاوی علامہ ابن باز، ۳/ ۲۷۷، اور اس کتاب کے تیسرے حصے میں علاجِ نظر کے تحت حسد اور جادوگر کے شر کو دور کرنے کے دس اسباب۔

سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ»، ”جس نے صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھائیں، اسے اس دن کوئی زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“[1] اور کامل ترین طریقہ یہ ہے کہ مدینہ کی کھجوروں میں سے ہو، جو مدینہ کے مشرق و مغرب کے درمیان پھلتی ہیں، جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے۔ اور ہمارے شیخ علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ ابن باز رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ مدینہ کی تمام کھجوروں میں یہ صفت پائی جاتی ہے؛ نبی ﷺ کی اس حدیث کی وجہ سے: «مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا [2] حِينَ يُصْبِحُ... » ”جس نے صبح کے وقت مدینہ کی سات کھجوریں کھائیں...“[3]

نیز شیخ رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ یہ امید اس شخص کے لیے بھی کی جا سکتی ہے جو مدینہ کی کھجوروں کے علاوہ کہیں اور کی سات کھجوریں کھائے گا۔

دوسرا حصہ: جادو ہو جانے کے بعد اس کا علاج اور اس کی کئی قسمیں ہیں:

پہلی قسم: جادو کو نکال کر اسے باطل کرنا جب اس کی جگہ معلوم ہو جائے، شرعی

---

(۱) [بخاری مع الفتح، ۱۰/ ۲۴۷، برقم ۵۴۴۵، ومسلم، ۳/ ۱۶۱۸، برقم ۲۰۴۷۔]

(۲) لابَتیھا: تثنیہ ہے لابہ کی، اور یہ حرّہ ہے، یعنی ایسی زمین جو سیاہ اور بوسیدہ پتھروں پر مشتمل ہو جیسے کہ آگ سے جلی ہو، اور یہاں اس سے مراد دو حرّے ہیں جو مدینہ نبویہ کے اطراف میں ہیں، دیکھیں: فیض القدیر للمناوی، ۲/ ۵۱۴۔

(۳) [ صحیح مسلم: ۳/ ۱۶۱۸، حدیث: ۲۰۴۷]

طور پر جائز طریقوں سے، یہ جادوزدہ کے علاج کے لیے نہایت مؤثر طریقہ ہے۔[1].

دوسری قسم: شرعی جھاڑ پھونک، اور اس کی کچھ مثالیں یہ ہیں[2]:

سب سے پہلے: ((سبز بیری کے سات پتے دو پتھروں یا اسی قسم کی کسی اور چیز کے درمیان کوٹ لے، پھر ان پر اتنا پانی ڈالے جو غسل کے لیے کافی ہو، اور اس پر پڑھے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ ﴾

"اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش

---

(۱) دیکھیں: زاد المعاد: ۴/ ۱۲۴، صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۰/ ۱۳۲، حدیث: ۵۷۶۵، صحیح مسلم: ۴/ ۱۹۱۷، حدیث: ۲۱۸۹، مجموع فتاوی ابن باز: ۳/ ۲۲۸۔

(۲) دیکھیں: فتح الحق المبین في علاج الصرع والسحر والعین، ص ۱۳۸۔

کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں
سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو
سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند،
سب سے بڑا ہے"۔[البقرة:۲۵۵]

﴿ ۞ وَأَوۡحَيۡنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنۡ أَلۡقِ عَصَاكَۖ فَإِذَا هِيَ تَلۡقَفُ مَا يَأۡفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ ٱلۡحَقُّ وَبَطَلَ
مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُواْ هُنَالِكَ وَٱنقَلَبُواْ صَٰغِرِينَ ﴿١١٩﴾ وَأُلۡقِيَ ٱلسَّحَرَةُ سَٰجِدِينَ
﴿١٢٠﴾ قَالُوٓاْ ءَامَنَّا بِرَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ﴿١٢٢﴾ ﴾

"اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنی لاٹھی پھینک، تو اچانک وہ ان چیزوں کو
نگلنے لگی جو وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے۔ پس حق ثابت ہو گیا اور باطل ہو گیا جو کچھ وہ
کر رہے تھے۔ تو اس موقع پر وہ مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر واپس ہوئے۔ اور جادو
گر سجدے میں گرا دیے گئے۔ انھوں نے کہا ہم جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔
موسیٰ اور ہارون کے رب پر"۔[الأعراف:۱۱۷-۱۲۲]

﴿ وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ٱئۡتُونِي بِكُلِّ سَٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ ٱلسَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰٓ أَلۡقُواْ مَآ
أَنتُم مُّلۡقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ أَلۡقَوۡاْ قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئۡتُم بِهِ ٱلسِّحۡرُۖ إِنَّ ٱللَّهَ سَيُبۡطِلُهُۥٓ إِنَّ ٱللَّهَ
لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ ٱلۡمُفۡسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ ٱللَّهُ ٱلۡحَقَّ بِكَلِمَٰتِهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡمُجۡرِمُونَ ﴿٨٢﴾ ﴾

"اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر ماہرِ فن جادوگر لے کر آؤ۔ تو جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا پھینکو جو کچھ تم پھینکنے والے ہو۔ تو جب انھوں نے پھینکا، موسیٰ نے کہا تم جو کچھ لائے ہو یہ تو جادو ہے، یقینا اللہ اسے جلدی باطل کر دے گا۔ بے شک اللہ مفسدوں کا کام درست نہیں کرتا اور اللہ حق کو اپنی باتوں کے ساتھ سچا کر دیتا ہے، خواہ مجرم برا ہی جانیں"۔[یونس:۷۹-۸۲]

﴿ قَالُوا۟ يَـٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلْقِىَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا۟ ۖ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِى نَفْسِهِۦ خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِى يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوٓا۟ ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا۟ كَيْدُ سَـٰحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ فَأُلْقِىَ ٱلسَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِرَبِّ هَـٰرُونَ وَمُوسَىٰ ﴿٧٠﴾ ﴾

"انھوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو یہ کہ تو پھینکے اور یا یہ کہ ہم پہلے ہوں جو پھینکے۔ جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو۔ اب تو موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔ تو موسیٰ نے اپنے دل میں ایک خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا خوف نہ کر، یقینا تو ہی غالب ہے۔ اور پھینک جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے، وہ نگل جائے گا جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بے شک انھوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ جادوگر کی چال ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا

جہاں بھی آئے۔ اب تو تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لائے"۔[طہ:٦٥-٧٠]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ۝١ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝٢ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝٤ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝٦ ﴾

"کہہ دے اے کافرو! نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔ تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے"۔[الکافرون:١-٦]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝٤ ﴾

"آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے"۔ [الاخلاص:۱-۵]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ۝١ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣
وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ ۝٤ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥ ﴾

"تو کہہ میں مخلوق کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے"۔ [الفلق:۱-۵]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ۝١ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ۝٢ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ۝٣ مِن شَرِّ
ٱلْوَسْوَاسِ ٱلْخَنَّاسِ ۝٤ ٱلَّذِى يُوَسْوِسُ فِى صُدُورِ ٱلنَّاسِ ۝٥ مِنَ ٱلْجِنَّةِ
وَٱلنَّاسِ ۝٦ ﴾

"آپ کہہ دیجیے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک کی۔ لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)۔ وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے

کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے"۔[الناس:۱-٦]

مذکورہ آیتوں کو پانی میں پڑھنے کے بعد تین چلو پانی پی لے اور باقی پانی سے غسل کر لے۔ اس طرح بیماری دور ہو جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ بیماری دور ہونے تک دو یا اس سے زائد مرتبہ بھی پانی استعمال کرنے کی ضرورت پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کا تجربہ بہت دفعہ کیا گیا اور اللہ نے اس کے ذریعہ فائدہ پہنچایا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے بھی مفید ہے جنہیں اپنی بیوی سے روک دیا گیا ہو۔[1]

ثانیاً: سورۃ الفاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات، سورۃ الاخلاص، اور معوذتین کو تین یا زیادہ مرتبہ پڑھا جائے، ساتھ ہی پھونک مار کر دائیں ہاتھ سے تکلیف کی جگہ پر مسح کیا جائے۔[2]

---

(۱) دیکھیں: فتاوی ابن باز، ۳ / ۲۷۹، فتح المجید، ص ۳۴٦، اور الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ والأشرار لوحید عبد السلام، ص ۱۰۹-۱۱۷، اس میں ایک مفید اور طویل رقیہ موجود ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ نفع بخش ہے، مصنف عبد الرزاق، ۱۱ / ۱۳، فتح الباری لابن حجر، ۱۰ / ۲۳۳۔

(۲) دیکھیں: صحیح بخاری مع فتح الباری: ۹ / ٦۲، حدیث: ۵۰۱٦، صحیح مسلم: ۴ / ۱۷۲۳، حدیث: ۲۱۹۲، صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۰ / ۲۰۸۔

ثالثاً: تعوذات، دم اور جامع دعائیں:

١- أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ العَرْشِ العَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ (سات مرتبہ)[1].

(میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمت اور بڑائی والا اور عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفاء عنایت فرمائے)۔

مریض اپنے جسم کے اس حصے پر ہاتھ رکھے جہاں درد ہو رہا ہو اور تین مرتبہ کہے: "بسم اللہ"۔ پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: "أَعُوذُ بِاللّٰہ وَقُدْرَتِہِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ"۔[2] (میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس کو پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں)۔

٣- «اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا»[3].

---

[1] [ابوداود: ٣/ ١٨٧، حدیث: ٣١٠٦، ترمذی: ٢/ ٤١٠، حدیث: ٢٠٨٣، البانی نے اسے صحیح الجامع ٥/ ١٨٠ اور ٣٢٢ میں اور صحیح سنن ابی داود ٢/ ٢٧٦ میں صحیح کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، ٤/ ١٧٢٨، حدیث نمبر: ٢٢٠٢

[3] [البخاري مع الفتح، ١٠/ ٢٠٦، برقم ٥٧٥٠، ومسلم، ٤/ ١٧٢١، برقم ٢١٩١۔]

"اے اللہ! اے لوگوں کے رب! پریشانی دور کر دے اور شفا عطا فرما۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ ایسی شفا عطا کر، جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے"۔

۴- «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ».[1]

"میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے۔"

۵- «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ».

"میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔"[2]

۶- «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ: مِنْ غَضَبِهِ، وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ».

"میں اللہ کے مکمل کلمات کے توسل سے پناہ مانگتا ہوں اس کی ناراضی، اس کی سزا، اس کے بندوں کے شر' شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں۔"[3]

---

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۶/ ۴۰۸، حدیث: ۳۳۷۱۔

(۲) صحیح مسلم: ۴/ ۱۷۲۸، حدیث: ۲۷۰۹

(۳) ابو داود حدیث نمبر ۳۸۹۳، جامع ترمذی حدیث نمبر ۳۵۲۸۔ البانی نے اسے صحیح ترمذی ۳/ ۱۷۱ میں

٧- «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَبَرَأَ، وَذَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ».

"میں اللہ تعالی کے ان مکمل کلمات کے ساتھ (اللہ کی) پناہ میں آتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی برا آگے نہیں گزر سکتا، اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا اور پھیلایا اور وجود عطا کیا اور اس چیز کے شر سے جو آسمانوں سے اترتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلایا اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے، سوائے ایسے رات کو آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے، اے نہایت رحم کرنے والے!"۔[1]

٨- «اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الأَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ

---

حسن کہا ہے۔

[1] مسند احمد: ٣/١١٩، حدیث: ١٥٤٦١، اس کی سند صحیح ہے، ابن السنی، حدیث: ٦٣٧، اور دیکھیے: مجمع الزوائد: ١٠/١٢٧، امام البانی نے سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ میں اسے صحیح کہا ہے: ٧/١٩٦۔

وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّكُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الْآخِرُفَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ ...».

"اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب، زمین کے رب اور عرشِ عظیم کے رب! ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے۔ تو ہی اول ہے، پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ تو ہی آخر ہے، پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو ہی ظاہر ہے، پس تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے، پس تجھ سے پوشیدہ کوئی چیز نہیں"۔[(۱)]

۹- « بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، وَمِنْ شَرِّكُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اللهُ يَشْفِيكَ، بِسمِ اللَّهِ أَرقِيكَ».

"اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو اذیت پہنچائے، ہر جان دار اور حسد کرنے والی نگاہ کے شر سے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے۔ میں اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں"۔[(۲)]

---

(۱) صحیح مسلم، ۴/ ۲۰۸۴، حدیث نمبر: ۲۷۱۳

(۲) مسلم بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ، ۴/ ۱۷۱۸، حدیث: ۲۱۸۶۔

١٠- «بِسْمِ اللَّهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ».

"اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں، ہر بیماری سے اللہ آپ کو شفا دے، حسد کرنے والے کے حسد کے شر سے اور ہر نظر بد کے شر سے حفاظت کے لئے"۔[١]

١١- «بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ، وَمِنْ كُلِّ ذِي عَيْنٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ».

"اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو اذیت پہنچائے، حسد کرنے والے کے حسد سے، اور ہر نظر والے کے شر سے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے"۔[٢]

یہ تعوذات، دعائیں اور رقیہ جادو، نظر بد، جنات کے اثرات اور تمام بیماریوں کے علاج کے لیے استعمال ہوتے ہیں؛ کیونکہ یہ جامع اور نفع بخش رقیہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے اذن سے۔

تیسری قسم: اگر ممکن ہو تو پچھنا لگوا کر جسم کے اس حصے سے زہریلا مواد نکالنا جہاں جادو کا اثر ظاہر ہو، اور اگر ممکن نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ مذکورہ بالا علاج

---

(١) مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا، ٤/ ١٧١٨، حدیث: ٢١٨٥۔

(٢) سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ٣٥٢٧، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور اسے البانی نے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے، ٢/ ٢٦٨۔

کافی ہے۔[1]

چوتھی قسم: قدرتی ادویات، کچھ قدرتی ادویات ایسی ہیں جو نفع بخش ہیں، جن کی طرف قرآن کریم اور سنت مطہرہ نے رہنمائی کی ہے، اگر انسان انہیں یقین، صدق اور توجہ کے ساتھ استعمال کرے، اور یہ اعتقاد رکھے کہ نفع اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے نفع پہنچائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اسی طرح کچھ ادویات جڑی بوٹیوں وغیرہ سے مرکب ہوتی ہیں، اور یہ تجربہ پر مبنی ہوتی ہیں، تو شرعاً ان سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ وہ حرام نہ ہوں۔[2]

اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مفید قدرتی علاجوں میں شامل ہیں: شہد، کلونجی، زمزم کا پانی[3]، اور بارش کا پانی؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:[4]

﴿ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا ... ۝٩ ﴾

---

(1) دیکھیں: زاد المعاد، ۴ / ۱۲۵، اور جادو کے علاج کی کچھ اقسام ایسی ہیں جو جادو واقع ہونے کے بعد آزمائی گئی ہیں اور فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں۔ دیکھیں: مصنف ابن ابي شيبة، ۷ / ۳۸۶-۳۸۷، فتح الباری، ۱۰ / ۲۳۳-۲۳۴، مصنف عبد الرزاق، ۱۱ / ۱۳، الصارم البتار، ص ۱۹۴-۲۰۰، اور السحر حقيقته وحكمه للدكتور مسفر الدميني، ص ۶۴-۶۶۔

(2) دیکھیں: فتح الحق المبين في علاج الصرع والسحر والعين، ص ۱۳۹۔

(3) دیکھیں: فتح الحق المبین، صفحہ ۱۴۴، اور اس کتاب میں زمزم کے پانی سے علاج کا ذکر آیا ہے۔

(4) دیکھیے: فتح الحق المبین، ص ۱۴۱-۱۴۲، اور اس کتاب میں کلونجی اور شہد سے علاج کا ذکر آیا ہے۔

"اور ہم نے آسمان سے ایک بہت بابرکت پانی اتارا"۔ [ق:۹]

اور زیتون کا تیل؛ کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: «كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ»، "زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے (جسم پر) لگاؤ، اس لیے کہ یہ مبارک درخت کا تیل ہے۔"[۱] تجربے، استعمال اور مطالعے سے ثابت ہوا ہے کہ یہ سب سے بہترین تیل ہے[۲]، اور قدرتی ادویات میں سے ہیں: غسل کرنا، صفائی کرنا، اور خوشبو لگانا[۳]۔

## ۲- نظر بد کا علاج۔

نظر بد کے علاج کی قسمیں:

پہلی قسم: نظر لگنے سے قبل، اور اس کی بھی چند ذیلی اقسام ہیں:

۱- اذکار، دعاؤں اور مشروع تعوذات کے ذریعہ اپنی اور ان کی حفاظت کرنا جن کے بارے میں خوف ہو، جیسا کہ جادو کے علاج کے پہلے حصے میں ہے۔[۴]

---

[۱] احمد في المسند: ۳/ ۴۹۷، حدیث: ۱۶۰۵۵، جامع ترمذی: حدیث: ۱۸۵۱، ابن ماجہ: حدیث: ۳۳۱۹۔ امام البانی نے صحیح الترمذي: ۲/ ۱۶۶ میں اسے صحیح کہا ہے۔

[۲] دیکھیے: فتح الحق المبین في علاج الصرع والسحر والعین، ص ۱۴۲۔

[۳] دیکھیں: سابق مرجع، ص ۱۴۵۔

[۴] دیکھیں: اس کتاب میں جادو کے علاج کے بارے میں جو پہلے بیان ہوا ہے۔

۲- جب کوئی شخص اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ کرے- جب وہ اپنے نفس، مال، اولاد، بھائی یا کسی اور چیز میں کچھ ایسا دیکھے جو اسے پسند آئے- تو برکت کی دعا کرے، اور کہے: "مَا شَاءَ اللَّهُ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ"؛ کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ)). "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی میں خوش کن چیز دیکھے تو اسے برکت کی دعا کرنی چاہیے۔"[1]

۳- جس پر نظر لگنے کا اندیشہ ہو، اس کی خوبیوں کو چھپانا۔[2]

دوسری قسم: نظر لگنے کے بعد اور اس کی چند قسمیں ہیں:

۱- جب نظر لگانے والے کو پہچان لیا جائے تو اسے حکم دیا جائے کہ وہ وضو کرے، پھر جسے نظر لگی ہو وہ اس سے غسل کرے۔[3]

---

(۱) موطا امام مالک: ۲/ ۹۳۸، ابن ماجہ: ۲/ ۱۱۶۰، حدیث: ۳۵۰۹، احمد: ۴/ ۴۴۷، حدیث: ۱۵۷۰۰، اور البانی نے صحیح ابن ماجہ: ۲/ ۲۶۵ میں صحیح کہا ہے۔ زاد المعاد: ۴/ ۱۷۰، الصارم البتار في التصدي للسحرة والأشرار للشيخ وحيد عبد السلام: ص ۲۲۹-۲۵۲۔

(۲) دیکھیے: شرح السنة للبغوي: ۱۳/ ۱۱۶، زاد المعاد: ۴/ ۱۷۳۔

(۳) دیکھیے: سنن ابو داود: ۴/ ۹، حدیث: ۵۰۵۶، امام البانی نے سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۶/ ۶۱ میں اسے صحیح کہا ہے، زاد المعاد: ۴/ ۱۶۳، اور دیکھیے: الوقاية والعلاج من الكتاب والسنة لمحمد بن شايع، ص ۱۴۴- ۱۴۷۔

۲-زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنا:

سورہ اخلاص ،معوذتین، سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۃ البقرہ کی آخری آیات، اور رقیہ کی مشروع دعائیں پڑھ کر دم کرنا اور دائیں ہاتھ سے درد کی جگہ پر مسح کرنا جیسا کہ جادو کے علاج کی دوسری قسم میں فقرۃ ((ج)) نمبر ۱-۱۱[۱] میں مذکور ہے۔

۳- "پانی میں پڑھ کر اس پر پھونک مارے، پھر مریض اس میں سے کچھ پی لے اور باقی پانی اپنے جسم پر ڈال لے[۲]، یا تیل میں پڑھ کر اس سے مالش کرے"[۳]۔ اگر زمزم کے پانی میں پڑھا جائے تو یہ زیادہ کامل ہو گا، اگر میسر ہو[۴]، یا بارش کے پانی میں[۵]۔

---

(۱) دیکھیں: اس کتاب کی دوسری قسم میں جادو کے علاج کے بارے میں جو بیان ہوا ہے۔

(۲) سنن ابو داود: ۴/ ۱۰، حدیث: ۳۸۸۵، یہ عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کے لیے کیا۔ امام البانی نے ضعیف ابی داود میں اسے ضعیف کہا ہے: حدیث: ۸۳۶۔

(۳) مسند احمد: ۳/ ۴۹۷، حدیث: ۱۶۰۵۵، امام البانی نے سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ میں اسے صحیح کہا ہے: ۱/ ۱۰۸، حدیث نمبر ۳۷۹۔

(۴) دیکھیں: اس کتاب میں جادو کے علاج کی چوتھی قسم میں جو بیان ہوا ہے۔

(۵) دیکھیں: اس کتاب میں جادو کے علاج کی چوتھی قسم میں جو بیان ہوا ہے۔

۴- مریض کے لیے قرآن کی آیات لکھنے میں کوئی حرج نہیں، پھر انہیں دھو کر پی لیا جائے[۱]، جیسے سورہ فاتحہ، آیت الکرسی، اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیات۔

سورہ اخلاص' معوذتین، اور دم (رقیہ) کی دعائیں جن کا ذکر جادو کے علاج کی دوسری قسم میں ہوا، فقرۃ((ب))، اور((ج))، نمبر ۱-۱۱[۲]۔

تیسرا حصہ: حاسد کی نظر بد کو دفع کرنے والے اسباب اختیار کرنا، جو کہ درج ذیل ہیں:

۱- اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔

۲- اللہ تعالی کا تقویٰ اور اس کے احکام کی پابندی اور اس کی منع کردہ چیزوں سے بچنا۔ «احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ». "اللہ (کے حقوق) کی حفاظت کرو، اللہ تمھاری حفاظت کرے گا"۔[۳]

۳- حاسد پر صبر کرنا، اسے معاف کرنا، نہ اس سے لڑائی کرنا، نہ اس کی شکایت کرنا، اور نہ ہی اسے نقصان پہنچانے کا ارادہ کرنا۔

---

[۱] دیکھیں: زاد المعاد لابن القیم، ۴/ ۱۷۰، اور فتاوی ابن تیمیۃ، ۱۹/ ۶۴۔

[۲] دیکھیں: اس کتاب میں جادو کے علاج کی دوسری قسم۔

[۳] سنن ترمذی، حدیث: ۲۵۱۶، امام البانی نے صحیح ترمذی: ۲/ ۳۰۹ میں اسے صحیح کہا ہے۔

۴- اللہ پر توکل، جو شخص اللہ پر توکل کرے گا، اللہ اسے کافی ہو گا۔

۵- حسد کرنے والے سے نہ ڈرے، اور نہ ہی اپنے دل کو اس کے بارے میں فکر سے بھرے، اور یہ مفید ترین علاجوں میں سے ہے۔

٦- اللہ کی جانب متوجہ ہونا، اس کے لیے اخلاص پیدا کرنا، اور اس کی رضا کا طلبگار ہونا۔

۷- گناہوں سے توبہ کرنا؛ کیونکہ یہ انسان پر اس کے دشمنوں کو مسلط کر دیتے ہیں:

﴿ وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ أَيۡدِيكُمۡ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٍ ۝٣٠ ﴾

"اور جو بھی تمھیں کوئی مصیبت پہنچی تو وہ اس کی وجہ سے ہے جو تمھارے ہاتھوں نے کمایا اور وہ بہت سی چیزوں سے در گزر کر جاتا ہے"۔ [الشوری:۳۰]

۸- صدقہ اور احسان جہاں تک ممکن ہو؛ کیونکہ آفت، نظر بد اور حاسد کے شر کو دور کرنے میں اس کا عجیب اثر ہوتا ہے۔

حسد کرنے والے، ظالم اور اذیت دینے والے کی آگ کو احسان کے ذریعہ بجھاؤ، چنانچہ وہ آپ کے ساتھ جتنا زیادہ اذیت، شر، ظلم اور حسد کرے، تم اس پر احسان، نصیحت اور شفقت میں اضافہ کرتے جاؤ، اور اس کی توفیق صرف اسے ملتی ہے جس کا اللہ کے ہاں بڑا مقام ہوتا ہے۔

۱۰- توحید کو خالص کرنا اور اسے عزیز و حکیم کے لیے خاص کرنا، جس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نقصان یا فائدہ نہیں پہنچا سکتی، اور وہی ان سب کا جامع ہے، اور اسی پر ان اسباب کا مدار ہے، معلوم ہوا کہ توحید اللہ کا سب سے بڑا قلعہ ہے، جو اس میں داخل ہوا وہ مامون ہو گیا۔

یہ دس اسباب ہیں جن سے حاسد، نظر لگانے والے اور جادوگر کی برائی دور ہوتی ہے[1]۔

## ۳- انسانی ذہن پر جنات کے اثرات کا علاج

جن کے اثر سے متاثر شخص کا علاج دو قسم کا ہوتا ہے:

پہلی قسم: متاثر ہونے سے پہلے:

اس سے بچنے کے لیے تمام فرائض اور واجبات کی پابندی کرنا، تمام محرمات سے دور رہنا، تمام گناہوں سے توبہ کرنا، اذکار، دعاؤں اور مشروع تعوذات کے ذریعے تحفظ حاصل کرنا شامل ہے۔

دوسری قسم: جن کے داخل ہونے کے بعد علاج

یہ اس مسلمان کے (قرآن) پڑھنے سے ہوتا ہے جس کا دل اس کی زبان اور اس

---

[1] دیکھیں: بدائع الفوائد، از ابن القیم، ۲/ ۲۳۸-۲۴۵۔

کے رقیہ کے موافق ہو، اور سب سے بڑا علاج سورۃ فاتحہ[1]، آیۃ الکرسی، اور سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کا رقیہ ہے، نیز سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ ناس ساتھ ہی مصیبت زدہ پر پھونک مارنا، اس عمل کو تین یا اس سے زیادہ بار دہرانا، اور دیگر قرآنی آیات کا استعمال؛ کیونکہ پورا قرآن دل کی بیماریوں کے لیے علاج اور مومنوں کے لیے شفا، ہدایت، اور رحمت ہے، رقیہ کی دعائیں وہی ہیں جو جادو کے علاج کی دوسری قسم کے فقرہ ((ب)) اور ((ج)) میں گزر چکی ہیں، اور اس علاج میں دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے:[2][3]

پہلا تعلق متاثر شخص سے ہے کہ وہ اپنی قوت ارادی سے کام لے، خلوص کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرے اور دل وزبان کی یکسوئی کے ساتھ درست انداز میں رب کی پناہ طلب کرے۔

اور دوسرا امر یہ کہ معالج کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ اسلحہ اپنے استعمال کرنے والے کی وجہ سے موثر ہوتا ہے[4]۔

---

[1] دیکھیے: سنن ابی داود: ۴/ ۱۳-۱۴، حدیث: ۳۸۹۶، مسند احمد: ۵/ ۲۱۰، حدیث: ۲۱۸۳۵، اور البانی نے اسے سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ میں اسے صحیح کہا ہے، حدیث نمبر ۲۰۲۸۔

[2] دیکھیں: اس کتاب میں جادو کے علاج کی دوسری قسم۔

[3] دیکھیے: الفتح الربانی ترتیب مسند الإمام احمد، ۱۷/ ۱۸۳۔

[4] دیکھیں: شیخ وحید عبد السلام کی الصارم البتار میں مفید طویل رقیہ، ص ۱۰۹-۱۱۷، اور دیکھیں: زاد

اور اگر کسی مرگی زدہ کے کان میں اذان دی جائے تو یہ اچھا ہے؛ کیونکہ شیطان اس سے بھاگ جاتا ہے۔[1]

## ۴-نفسیاتی بیماریوں کا علاج:

نفسیاتی امراض[2] اور دل کی تنگی کا سب سے بڑا علاج مختصراً یہ ہے:

۱- ہدایت اور توحید، جیسا کہ گمراہی اور شرک دل کی تنگی کے عظیم ترین اسباب میں سے ہیں۔

۲- سچے ایمان کا نور جو اللہ بندے کے دل میں ڈالتا ہے، عمل صالح کے ساتھ۔

۳- علم نافع، جتنا زیادہ علم بندے کو حاصل ہوتا ہے، اس کا سینہ اتنا ہی کشادہ ہوتا ہے۔

---

المعاد، ۴/ ۶۶-۶۹، علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ ابن باز کی ایضاح الحق فی دخول الجنی بالانسی والرد علی من انکر ذلک، ص ۱۴، فتاوی ابن تیمیہ، ۱۹/ ۹-۶۵، اور ۲۴/ ۲۷۶، محمد بن شایع کی تالیف: الوقایۃ والعلاج من الکتاب والسنۃ، ص ۶۶-۶۹، دیکھیں محمد بن شایع کی: کیفیۃ طرد الجن من البیت، الوقایۃ والعلاج، ص ۵۹، اور اشقر کی عالم الجن والشیاطین، ص ۱۳۰۔

[1] دیکھیے: فتح الحق المبین في علاج الصرع والسحر والعین، ص ۱۱۲، صحیح البخاری، برقم ۵۷۴۔

[2] دیکھیے: اسباب شرح الصدر في زاد المعاد، ۲/ ۲۳-۲۸، الوسائل المفیدۃ للحیاۃ السعیدۃ للعلامۃ عبد الرحمن بن ناصر السعدي رحمہ اللہ۔

۴- اِنابت، اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کرنا، پورے دل سے اس سے محبت کرنا، اس کی طرف متوجہ ہونا، اور اس کی عبادت سے لطف اندوز ہونا۔

۵- ہر حال میں اور ہر مقام پر اللہ کے ذکر کی مداومت: ذکر کا شرح صدر، قلب کی نعمت، اور پریشانی و غم کے ختم ہونے میں عجیب و غریب اثر ہوتا ہے۔

٦- مخلوق کے ساتھ احسان کرنا اور ان کو ہر ممکن طریقے سے نفع پہنچانا، کیونکہ احسان کرنے والا سخی انسان لوگوں میں سب سے زیادہ کشادہ دل، سب سے زیادہ خوش نفس اور سب سے زیادہ نرم دل ہوتا ہے۔

۷- شجاعت، کیونکہ بہادر کا سینہ کھلا اور دل وسیع ہوتا ہے۔

۸- دل کو دغل (یعنی) ان تمام مذموم صفات سے پاک کرنا جو اس کی تنگی اور عذاب کا باعث بنتی ہیں: جیسے حسد، بغض، کینہ، عداوت، نفرت، اور ظلم۔ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: بہترین لوگ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:[1] ((كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ)) فَقَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: ((هُوَ التَّقِيُّ، النَّقِيُّ، لَا إِثْمَ فِيهِ، وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ)). "ہر مخموم القلب اور ہر صدوق اللسان (سچ بولنے والا

---

[1] دَغَلُ الشَّيْءِ: ایسا عیب جو اس میں پیدا ہو کر اسے خراب کر دے۔

انسان)" صحابہ نے عرض کیا: ہم صدوق اللسان (سچ بولنے والے) کو تو جانتے ہیں، لیکن مخموم القلب کیا ہے؟ آپ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "وہ متقی اور پرہیز گار ہے، جس میں نہ کوئی گناہ ہو، نہ بغاوت، نہ کینہ، اور نہ حسد"۔[1]

۹- زیادہ تاک جھانک کرنے' زیادہ بولنے' زیادہ سننے' زیادہ میل جول رکھنے اور زیادہ کھانے پینے سے گریز کرنا؛ کیونکہ ان چیزوں سے گریز دل کی وسعت، قلبی سکون اور حزن وملال کو دور کرنے کا سبب ہے۔

۱۰- عمل صالح کی انجام دہی یا علم نافع کے حصول میں لگے رہنا؛ کیونکہ یہ دل کو بے چینی پیدا کرنے والے امور سے دور رکھتا ہے۔

۱۱- آج کے عمل پر توجہ مرکوز کرنا، اور مستقبل کی فکر سے خود کو آزاد کرنا، اور گزرے ہوئے وقت پر افسوس نہ کرنا، بندہ دین ودنیا میں جو اس کے لئے مفید ہو اس کی کوشش کرتا ہے، اور اپنے رب سے اپنے مقصد کی کامیابی کی دعا کرتا ہے، اور اس میں اس کی مدد طلب کرتا ہے؛ کیونکہ یہ چیز رنج وغم سے نجات دلاتی ہے۔

۱۲- اس کو دیکھو جو تم سے کم تر ہے، اور اس کو مت دیکھو جو تم سے برتر ہے: صحت وعافیت اور اس کے متعلقات میں، اور رزق اور اس کے متعلقات میں۔

---

[1] ابن ماجہ، حدیث: ۴۲۱۶، اور علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے، دیکھیے: صحیح ابن ماجہ: ۲/ ۴۱۱۔

۱۳۔ماضی میں جو ناپسندیدہ حالات قدرتی طور پر پیش آئے جنہیں دور کرنا ممکن نہ ہو، ان کے بارے میں بالکل بھی نہ سوچنا۔

۱۴- جب بندہ کو کسی مصیبت کا سامنا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس مصیبت کے اثر کو کم کرنے کی کوشش کرے، اس طرح کہ وہ اس بدترین امکانی صورت حال کا اندازہ لگائے جہاں تک یہ معاملہ پہنچ سکتا ہے اور اپنی قدرت وصلاحیت کے بقدر اس کا مقابلہ کرے۔

۱۵- دل کی قوت، اوہام اور خیالات کی وجہ سے جو برے افکار پیدا ہوتے ہیں ان سے متاثر نہ ہونا، غصہ نہ کرنا، محبوب چیزوں کے زوال اور ناپسندیدہ حالات کے وقوع پذیر ہونے کی توقع نہ رکھنا؛ بلکہ اللہ عزوجل کے سپرد کرنا اور مفید اسباب کے ساتھ ساتھ اللہ سے عفو وعافیت کی دعا کرنا۔

۱۶- دل سے اللہ پر اعتماد کرنا، اس پر توکل کرنا، اور اس سے حُسنِ ظن رکھنا؛ کیونکہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے اس پر اوہام اثر نہیں کرتے۔

۱۷- عقلمند انسان یہ جانتا ہے کہ اس کی اصل زندگی اطمینان اور بے فکری کی زندگی ہے اور یہ زندگی بہت مختصر ہے، لہذا بلاوجہ کے تفکرات اور زندگی کے چین و سکون کو غارت کرنے والے عوامل کو ڈھیل دے کر زندگی کے خوشگوار لمحات کو مزید

مختصر کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ یہ صحت مند زندگی کے بر خلاف ہے۔

۱۸- جب کسی کو کوئی مصیبت یا ناپسندیدہ صورت حال کا سامنا ہو تو اسے حاصل شدہ دینی و دنیاوی نعمتوں اور درپیش ناموافق صورت حال کے درمیان موازنہ کرنا چاہئے، اس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اسے جو نعمتیں حاصل ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ اسی طرح وہ ان نقصانات کے خدشات کا موازنہ کرے جو اسے لاحق ہو سکتے ہیں اور ایسے بہت سے امکانات کا جو سلامتی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، چنانچہ وہ کمزور امکان کو قوی اور کثیر امکانات پر غالب نہ آنے دے، اس طرح اس کے غم و خوف دور ہو جائیں گے۔

۱۹- وہ یہ جانتا ہے کہ لوگوں کی اذیت، خاص طور پر بری باتوں کے ذریعہ، اسے نقصان نہیں پہنچاتی بلکہ خود انہیں نقصان پہنچاتی ہے، لہذا وہ ان باتوں پر کوئی توجہ نہ دے اور نہ ہی ان کے بارے میں سوچے تا کہ وہ اسے نقصان نہ پہنچا سکیں۔

۲۰- اپنی فکر کو دینی و دنیاوی اعتبار سے مفید کاموں میں مشغول رکھے۔

۲۱- بندہ اپنی کی ہوئی نیکی اور احسان پر شکر کی طلب نہ کرے، سوائے اللہ تعالیٰ سے، اور یہ جان لے کہ یہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے، لہذا جس پر احسان کیا ہے اس کے شکر گزار ہونے کی پرواہ نہ کرے۔

﴿ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ ٱللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا ۝٩ ﴾

"ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری"۔[الانسان:۹]

۲۲- نفع بخش چیزوں کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں اور انہیں حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں، نقصاندہ چیزوں کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھیں تاکہ آپ کا ذہن اور فکر ان میں مشغول نہ ہو۔

۲۳- کاموں کو وقت پر نمٹانا اور مستقبل کے لئے فارغ رہنا تاکہ آنے والے کاموں کو انجام دینے کے لئے آپ کے پاس نئی قوت فکر اور کام کرنے کا نیا جوش و جذبہ موجود رہے۔

۲۴- انسان کو چاہیے کہ وہ مفید کاموں اور مفید علوم میں سب سے زیادہ اہم کو ترجیح دے، خاص طور پر ان کاموں کو جن کی طرف اس کی شدید رغبت ہو، اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے، پھر باہم مشورہ کرے، جب اس کی افادیت ثابت ہو جائے اور وہ عزم کر لے تو اللہ عزوجل پر بھروسہ کرے۔

۲۵- اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ظاہری اور پوشیدہ نعمتوں کا استحضار اور زبان سے ان کا تذکرہ کرنے سے بھی بندہ کو روحانی خوشی اور دل کا اطمینان حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ

اس کی وجہ سے اس کے غموں اور تفکرات کو دور کر دیتا ہے، اس کی وجہ سے بندہ کے اندر رب تعالیٰ کے لئے شکر گزاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۲۶- بیوی، رشتہ دار، ساتھی، اور ہر وہ شخص جس کا آپ سے کوئی رشتہ و تعلق ہے، ان کے ساتھ برتاؤ کرتے وقت اگر آپ کو ان میں کوئی عیب نظر آئے تو ان کی خوبیوں سے اس عیب کا موازنہ کریں، ان خوبیوں پر نظر رکھنے سے تعلق و صحبت کو دوام حاصل ہوتا ہے اور دل کو سکون ملتا ہے؛ اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا: ((لا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقاً، رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ)). "کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت سے متنفر نہ ہو۔ اگر اسے اس کی کوئی خصلت بری لگتی ہے تو اس کی کوئی عادت اسے پسند بھی ہوگی"۔[1]

۲۷- تمام امور کی اصلاح کے لئے دعا، اور اس میں سب سے عظیم یہ ہے: ((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي اَلَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي, وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ اَلَّتِي فِيهَا مَعَاشِي, وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي اَلَّتِي إِلَيْهَا مَعَادِي, وَاجْعَلِ اَلْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ, وَاجْعَلِ اَلْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ)). "اے اللہ! میرے دین کو درست کر دے جو میرے حالات کے تحفظ کا ضامن ہے، میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری گزر بسر ہے، میری آخرت کو درست کر دے جہاں لوٹ کر مجھے جانا ہے،

---

[1] صحیح مسلم:۲/۱۰۹۱، حدیث:۱۴۶۹۔

میری زندگی کو ہر خیر میں زیادتی کا سبب بنادے، اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنادے۔"[1] اسی طرح یہ دعا: ((اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ»․"اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں، سو پلک جھپکنے بھر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات کو سدھار دے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔"[2]

۲۸- اللہ کی راہ میں جہاد؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق: ((جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُنَجِّي اللَّهُ بِهِ مِنْ الْهَمِّ وَالْغَمِّ » . اللہ کی راہ میں جہاد کرو؛ بلاشبہ اللہ کی راہ میں جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، جس کے ذریعے اللہ رنج و غم سے نجات دیتا ہے۔[3]

---

(۱) صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۸۷، حدیث: ۲۷۲۰۔

(۲) سنن ابو داود: ۴/ ۳۲۴، حدیث: ۵۰۹۰، احمد: ۵ / ۴۲، حدیث: ۲۰۴۳۰، اور امام البانی نے صحیح الجامع میں اسے صحیح کہا ہے، حدیث: ۳۳۸۸، اور صحیح سنن ابو داود میں حسن کہا ہے: ۳/ ۲۵۱۔

(۳) احمد: ۵ / ۳۱۴، ۳۱۶، ۳۱۹، ۳۲۶، ۳۳۰، حدیث: ۲۱۶۲۴، ۲۲۶۸۰، ۲۲۷۳۲، اور امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے: ۲ / ۷۵، اور امام البانی نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ میں اسے صحیح کہا ہے: ۲ / ۲۷۴۔

یہ اسباب اور وسائل نفسیاتی امراض کے لئے مفید علاج ہیں، جو شخص ان پر غور و فکر کرے اور صدق و اخلاص کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہو، اس کے لئے نفسیاتی اضطراب کا بہترین علاج ہیں۔ بعض علماء نے ان کے ذریعے بہت سی نفسیاتی احوال اور امراض کا علاج کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے بڑا فائدہ پہنچایا۔[۱]

## ۵- پھوڑا اور زخم کا علاج

جب کوئی شخص بیمار ہوتا، یا اس کے جسم پر کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا، تو رسول اللہ ﷺ اپنی انگلی سے ایسے کرتے، اور سفیان نے اپنی انگشت شہادت زمین پر رکھی، پھر اسے اٹھایا اور کہا: ((بِسمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا، بإِذْنِ رَبِّنَا)). "اللہ کے نام سے، یہ ہمارے زمین کی مٹی ہے، اس کے ساتھ ہم میں سے کسی کا لعاب لگا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے ہمارے رب کی اجازت سے ہمارا مریض شفایاب ہو گا۔"[۲]

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت کی انگلی پر اپنا کچھ لعاب مبارک لگاتے، پھر اسے مٹی پر رکھتے، یوں اس کے ساتھ کچھ مٹی لگ جاتی، پھر اسے اس جگہ پھیر دیتے جہاں زخم یا بیماری ہوتی اور مسح کے دوران یہ کلمات کہتے۔[۳]

---

[۱] دیکھیں: مقدمة الوسائل المفيدة (طبعہ خامسہ)، ص ٦۔

[۲] صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۰/ ۲۰٦، حدیث: ۵۷۴۵، صحیح مسلم: ۴/ ۱۷۲۴، حدیث: ۲۱۹۴۔

[۳] دیکھئے: صحیح مسلم مع شرح نووی ۱۴/ ۱۸۴، فتح الباری از ابن حجر ۱۰/ ۲۰۸، نیز دیکھیے: زاد المعاد میں

## ٦- مصیبت کا علاج

١- ﴿ مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِىٓ أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَآ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا۟ عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا۟ بِمَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ ﴾

"نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں، مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے، یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے۔ تاکہ تم اپنے سے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہو جایا کرو اور نہ عطا کردہ چیز پر اترا جاؤ، اور اترانے والے شیخی خوروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا"۔[الحدید: ٢٢-٢٣]

٢- ﴿ مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُۥ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١﴾ ﴾

"کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی، جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے"۔[التغابن:١١]

٣- ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ، فَيَقُولُ: إنّا للهِ وَ إنّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيراً مِنهَا، إِلاَّ أَجرَهُ اللهُ تَعَالَى فِي

---

حدیث کی مکمل شرح ۴/١٨٦-١٨٧۔

مُصِيبَتِهِ، وَأخْلَفَ لَهُ خَيْراً مِنْهَا)). ''کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اس کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے: «إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا » مگر اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت میں اجر دیتا ہے اور اس کے بدلہ میں اس سے بہتر عنایت فرماتا ہے۔''[۱]

۴- (( إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلاَئِكَتِهِ: قَبَضْتُم وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُولُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ». ''جب بندے کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ وہ کہتے ہیں: ہاں۔ اللہ تعالی پھر فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ وہ کہتے ہیں: ہاں۔ تو اللہ فرماتا ہے: تب میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں کہ اس نے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون[۲] پڑھا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنت میں گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔''[۳]

---

[۱] [] صحیح مسلم: ۲/ ۶۳۳، حدیث: ۹۱۸۔

[۲] یعنی اس نے کہا: الحمد للہ، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

[۳] جامع ترمذی، حدیث: ۱۰۲۱، اور امام البانی نے صحیح ترمذی: ۱/ ۲۹۸ میں اسے حسن کہا ہے۔

٥- ((يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: مَا لعَبدِي المُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إلاَّ الجَنَّةَ». "اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ جب میں اپنے کسی مومن بندے سے، اہل دنیا میں سے اس کا کوئی عزیز لے لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے، تو اس کے لیے سوائے جنت کے میرے پاس کوئی اجر نہیں ہے"۔[1]

٦- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جس کا بیٹا فوت ہو گیا تھا: «أَلَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ». "کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ جب بھی جنت کے کسی دروازے پر آؤ تو وہ تمہارا منتظر ہو؟"۔[2]

٧- ((يَقُولُ اللَّهُ عزوجل: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ [وَاحْتَسَبَ] عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)) يُرِيدُ عَيْنَيْهِ». "اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں -یعنی آنکھوں- سے محروم کر کے آزماؤں، چنانچہ وہ صبر کرے [اور ثواب کی نیت سے صبر کرے] تو میں اس کے

---

(١) صحیح بخاری مع الفتح: ١١/ ٢٤٢، حدیث: ٦٤٢٤۔

(٢) احمد: حدیث نمبر ١٥٥٩٥، نسائی: ٤/ ٢٣، کتاب الجنائز، باب: الأمر بالاحتساب والصبر عند نزول المصیبۃ، حدیث نمبر ١٨٧٠۔ اس کی سند صحیح ہے اور صحیح بخاری کے معیار پر ہے۔ ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے: ٨/ ٢٠٩، اور البانی نے صحیح الترغیب والترھیب: حدیث نمبر ٢٠٠٧ میں اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھیے: فتح الباری: ١١/ ٢٤٣۔

بدلے میں اسے جنت عطا کرتا ہوں"۔[1]

۸- ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذىً: مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا». "کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو بیماری یا کسی اور چیز کی تکلیف پہنچی مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے"۔[2]

۹- «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ». "کسی مسلمان کو کوئی کانٹا یا اس سے اوپر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے بدلے میں اس کے لئے ایک درجہ لکھا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے"۔[3]

۱۰- «مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ، وَلاَ نَصَبٍ، وَلاَ سَقَمٍ، وَلاَ حَزَنٍ، حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ، إِلاَّ كُفِّرَبِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ». "مومن کو جو بھی بیماری، تھکن، مرض یا رنج پہنچتا ہے، یہاں تک کہ فکر جو اسے لاحق ہوتی ہے، اللہ تعالی اس کے ذریعہ اس کے

---

(۱) صحیح بخاری مع الفتح: ۱۰/ ۱۱۶، حدیث: ۵۶۵۳، قوسین کے درمیان جو الفاظ ہیں وہ سنن ترمذی کے ہیں، حدیث: ۲۴۰۰، دیکھیے: صحیح ترمذی: ۲/ ۲۸۶۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۱۰/ ۱۲۰، حدیث: ۵۶۴۸، صحیح مسلم: ۴/ ۱۹۹۱، حدیث: ۲۵۷۱۔

(۳) صحیح مسلم: ۴/ ۱۹۹۱، حدیث: ۲۵۷۲۔

گناہوں کو دور کر دیتا ہے"۔[1][2][3][4]

١١- «إنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ». "آزمائش جتنی بڑی ہوتی ہے اسی حساب سے اس کا بدلہ بھی بڑا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتا ہے تو اس کو آزمائش سے دوچار فرماتا ہے۔ چنانچہ جو کوئی اس سے راضی وخوش رہے تو وہ اس سے راضی رہتا ہے اور جو کوئی اس سے خفا ہو تو وہ بھی اس سے خفا ہو جاتا ہے"۔[5][6]

---

[1] صحیح مسلم: ٤/ ١٩٩٣، حدیث: ٢٥٧٣۔

[2] کہا گیا ہے کہ "يَهُمُّه" میں یاء کو زبر اور ہاء کو پیش کے ساتھ پڑھا جائے اور کہا گیا ہے کہ "يُهَمّه" میں یاء کو پیش اور ہاء کو زبر کے ساتھ پڑھا جائے، یعنی: یہ اسے غمگین کرتا ہے اور دونوں صحیح ہیں، دیکھیں شرح النووی علی صحیح مسلم، ١٦/ ١٣٠۔

[3] النصب: تھکن.

[4] حدیث میں وارد لفظ الوصب کا مطلب ہے: دائمی درد، اور اسی سے اللہ تعالی کا فرمان ہے: (وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ) یعنی لازم وثابت۔ دیکھیں شرح النووی، ١٦/ ١٣٠۔

[5] ترمذی، حدیث: ٢٣٩٦، ابن ماجہ، حدیث: ٤٠٣١، اور امام البانی نے صحیح ترمذی: ٢/ ٢٨٦ میں اسے حسن کہا ہے۔

[6] کہا جاتا ہے: السُّخط اور السَّخَط: رضامندی کے خلاف ہیں۔ اور سَخِطَ یعنی غصہ ہوا، تو وہ ساخِطٌ ہے۔ اور أَسْخَطَهُ یعنی اسے غضبناک کیا۔ کہا جاتا ہے: تَسَخَّطَ عطاءہ، یعنی اسے کم سمجھا اور اس سے مطمئن

١٢- « ...فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ». "بندے پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اسے اس حال میں چھوڑتی ہیں کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا"۔[١][٢]

## ٧- فکر مندی اور حزن وملال کا علاج

١- جب کسی بندے کو کوئی غم یا پریشانی لاحق ہو اور وہ کہے: «اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ،سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ،أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي، وَجَلاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي، إِلاَّ أَذْهَبَ اللَّهُ حُزْنَهُ وَهَمَّهُ، وَ أَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَحًا». "اے

---

نہ ہوا۔ سَخِط سَخَطًا باب تَعِب سے ہے اور (السُّخْطُ) بالضم اس کا اسم ہے،... اور سَخِطْتُهُ اور سخطت عليه اور أَسْخَطْتُهُ فَسَخِطَ جیسے أغضبته فغضب وزن اور معنی میں۔ دیکھیں: الصحاح، مادہ سخط، اور المصباح المنیر، مادہ سخط۔

[١] سنن ترمذی، حدیث: ٢٦٩٨، ابن ماجہ، حدیث: ٤٠٢٣، اور شیخ البانی نے صحیح ترمذی: ٢/ ٢٨٦ میں اسے حسن کہا ہے۔

[٢] یعنی مسلمان شخص۔

اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ پر تیرا ہی حکم چلتا ہے، میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے واسطے سے مانگتا ہوں جو تیرا ہے، جس سے تونے خود کو موسوم کیا ہے، یا جسے تونے اپنی کتاب میں اتارا ہے، یا اپنی کسی مخلوق کو سکھایا ہے، یا اپنے لیے اسے علمِ غیب کے طور پر خاص کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور، اور رنج و غم سے چھٹکارے کا ذریعہ بنادے، تو اللہ اس کے غم اور فکر کو دور کر دیتا ہے، اور اس کی جگہ خوشی عطا کرتا ہے۔"[1]

۲- «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ». "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر اور حزن وملال سے، عاجزی اور کاہلی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے۔"[2]

---

(۱) احمد: ۱/ ۳۹۱، حدیث: ۳۷۱۲، امام البانی نے صحیح الترغیب والترھیب میں اسے صحیح کہا ہے، حدیث: ۱۸۲

(۲) صحیح بخاری: ۷/ ۱۵۸، حدیث نمبر: ۲۸۹۳، رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کثرت سے کیا کرتے تھے۔ دیکھیے: صحیح بخاری مع الفتح: ۱۱/ ۱۷۳۔

# ۸- بے قراری و بے چینی کا علاج

۱- «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ». "اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں جو عظمت والا اور بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو آسمانوں، زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔"[۱]

۲- «اللهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ». "اے اللہ! میں تیری ہی رحمت کی امید رکھتا ہوں، لہٰذا تو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے لیے میرے سب کام سنوار دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"[۲]

۳- «لا إِلَهَ إلا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ». "تیرے سوا کوئی

---

(۱) صحیح بخاری: ۷/ ۱۵۴، حدیث: ۶۳۴۶، صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۹۲، حدیث: ۲۷۳۰۔

(۲) سنن ابو داود: ۴/ ۳۲۴، حدیث: ۵۰۹۲، مسند احمد: ۵/ ۴۲، حدیث: ۲۰۴۳۰، اور امام البانی نے ارواء الغلیل ۳/ ۳۵۷ میں اور ارناؤوط نے تحقیق المسند ۳۴/ ۷۵ میں اسے حسن کہا ہے۔

معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں ہو گیا۔"[1]

۴- ((اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي، لاَ أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً )). "اللہ، اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔"[2]

## ۹- مریض کا اپنے لیے علاج

"جسم کے جس حصے میں تکلیف ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھو اور تین دفعہ کہو: "بسم اللہ (اللہ کے نام سے)"۔ اور سات دفعہ کہو: "أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ" "میں اللہ تعالی اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے"۔[3]

---

(۱) جامع ترمذی: ۵/ ۵۲۹، حدیث: ۳۵۰۵، حاکم: ۱/ ۵۰۵، امام حاکم نے صحیح کہا اور امام ذھبی نے ان کی موافقت کی ہے، البانی نے صحیح ترمذی: ۳/ ۱۶۸ میں اسے صحیح کہا ہے۔

(۲) سنن ابو داود: ۲/ ۸۷، حدیث: ۱۵۲۵، امام البانی نے صحیح ابن ماجہ: ۲/ ۳۳۵ اور صحیح ترمذی: ۴/ ۱۹۶ میں اسے صحیح کہا ہے۔

(۳) صحیح مسلم، ۴/ ۱۷۲۸، حدیث نمبر: ۲۲۰۲

## ١٠-بیمار پرسی کے وقت مریض کا علاج

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُودُ مَرِيضاً لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ، فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَنْ يَشْفِيَكَ، إِلَّا عُوفِيَ». "کوئی مسلمان بندہ کسی ایسے مریض کی عیادت کرے، جس کی موت کا وقت ابھی قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: "أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ" (میں عظمت والے اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے، سے دعا کرتا ہوں کہ تم کو شفا دے)، تو اسے عافیت مل جاتی ہے"۔[1]

## ١١-نیند میں گھبراہٹ اور ڈر کا علاج

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ: مِنْ غَضَبِهِ، وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ». "میں اللہ کے مکمل کلمات کے توسل سے پناہ مانگتا ہوں: اس کی ناراضی، اس کی سزا، اس کے بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اور اس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں۔"[2]

---

[1] جامع ترمذی حدیث نمبر ٢٠٨٣، سنن ابو داود حدیث نمبر ٣٨٩٣۔ البانی نے اسے صحیح ترمذی ٢/ ٢١٠ اور صحیح الجامع ٥/ ١٨٠ میں صحیح کہا ہے۔

[2] سنن ابو داود: ٤/ ١٢، حدیث: ٣٨٩٣، البانی نے صحیح ترمذی: ٣/ ١٧١ میں اسے حسن کہا ہے۔

## ۱۲-بخار کا علاج

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ».

"بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو"۔[۱]

## ۱۳-ڈسنے اور ڈنک کا علاج

۱- تھوک جمع کرے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر ڈسی ہوئی جگہ پر پھونک مارے[۲]۔

۲- اس پر پانی اور نمک سے مسح کیا جائے، اور یہ سورتیں پڑھی جائیں: سورۃ الکافرون، سورہ اخلاص اور معوذتین[۳]

## ۱۴-غصہ کا علاج

غصہ کا علاج دو طریقوں سے ہوتا ہے:

پہلا راستہ: پرہیز

غصے کے اسباب سے اجتناب کرنے سے یہ حاصل ہوتا ہے، اور ان اسباب میں شامل

---

(۱) صحیح بخاری مع فتح الباری: ۱۰/ ۱۷۴، حدیث: ۳۲۶۴، صحیح مسلم: ۴/ ۱۷۳۳، حدیث: ۲۲۱۰۔

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: ۱۰/ ۲۰۸، کتاب الطب، باب رقیۃ النبي صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۳) طبرانی نے المعجم الصغیر ۲/ ۸۳۰ میں اور ہیثمی نے مجمع الزوائد ۵/ ۱۱۱ میں اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ امام البانی نے اس حدیث کو سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر ۵۴۸ میں صحیح کہا ہے۔

ہیں: تکبر، خود پسندی، فخر، مذموم حرص، نامناسب موقع پر مزاح، مذاق، اور اس جیسی دیگر چیزیں۔

دوسرا طریقہ: جب غصہ آئے تو اس کا علاج

اس کی چار قسمیں ہیں:

شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ (أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) پڑھے۔ وضو کرے۔

اس حالت کو تبدیل کرنا جس پر غصہ آیا ہو: بیٹھ جانا، لیٹ جانا، باہر نکل جانا، خاموشی اختیار کرنا یا اس کے علاوہ کچھ اور۔

غصے کو دبانے کے ثواب اور غصے کے انجام میں ہونے والی رسوائی کے سلسلے میں جو کچھ وارد ہوا ہے، اس کو ذہن میں رکھنا۔[۱]

## ۱۵- کلونجی سے علاج

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: «فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ» "کلونجی میں ہر بیماری سے شفا ہے، سوائے موت کے"۔ ابن شہاب نے کہا:

---

[۱] اس تفصیل کو اس کی صحیح دلیلوں کے ساتھ مؤلف کی کتاب میں دیکھیں: آفات اللسان، ص ۱۱۰-۱۱۲، اور دعوت الی اللہ میں حکمت، ص ۶۴-۶۶۔

السَّامُ: موت ہے، اور حبہ السوداء: شونیز ہے۔[1] کلونجی کے بے شمار فوائد ہیں، اور اس کے بارے میں آپ کا فرمان: ((ہر بیماری سے شفا ہے)) اللہ کے اس فرمان کی طرح ہے:

﴿ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا ... ﴿٢٥﴾ ﴾

"ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے برباد کر دے گی"۔[الاحقاف:۲۵]

یعنی ہر وہ جو چیز تباہی کو قبول کرتی ہے اور اس کی نظیریں بھی[2]۔

## ۱۶-شہد کے ذریعہ علاج

۱-اللہ عزوجل نے سورۂ نحل میں فرمایا:

﴿ ... يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾ ﴾

"ان کے پیٹوں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں، اس میں لوگوں کے لیے ایک قسم کی شفا ہے۔ بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے یقینا ایک

---

(۱) بخاری مع الفتح: ۱۰/۱۴۳، حدیث: ۵۶۸۸، صحیح مسلم: ۱۷۳۵، حدیث: ۲۲۱۵۔

(۲) نیز دیکھیے: زاد المعاد: ۴/۲۹۷، الطب من الکتاب والسنۃ للعلامۃ موفق الدین عبد اللطیف البغدادي: ص ۸۸۔

نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں"۔[سورۃ النحل:٦٩]

٢-اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ((الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ، وَ أَنَا أَنْهَى أُمَّتِي عَنْ الْكَيِّ». "شفا تین چیزوں میں ہے: پچھنے لگوانے میں، یا شہد پینے میں، یا آگ سے داغنے میں، اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں"۔[1]

## ١٧-زمزم کے پانی سے علاج

١-نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آبِ زمزم کے بارے میں فرمایا: «إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ [وَشِفَاءُ سُقْمٍ]». "بے شک یہ بابرکت ہے، بے شک یہ غذا کے قائم مقام ہے[اور بیماری کے لیے شفا ہے]"[2]۔

٢-اور جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے: «مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ».

---

(١) صحیح بخاری مع فتح الباری:١٠/١٣٧، حدیث:٥٦٨١، اور شہد کے فوائد کے لئے دیکھیں: زاد المعاد:٤/٥٠-٦٢، اور الطب من الكتاب والسنة للعلامة موفق الدين عبد اللطيف البغدادي، ص:١٢٩-١٣٦۔

(٢) مسلم:٤/١٩٢٢، حدیث:٢٤٧٣، قوسین والے الفاظ بزار:٢/٨٦، السنن الکبری للبيهقي:٥/١٤٧، اور المعجم الاوسط للطبراني:٣/٢٤٧ میں ہیں، اور اس کی سند صحیح ہے، دیکھیے: مجمع الزوائد:٣/٢٨٦۔

"آب زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے"[1]۔

۳- ثابت ہے کہ "نبی ﷺ زمزم کا پانی مشکیزوں اور گھڑوں میں لے جاتے تھے، اور اسے مریضوں پر ڈالتے اور انہیں پلاتے تھے"۔[2][3] ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے اور دوسرے لوگوں نے آب زمزم سے شفا حاصل کرنے کے لیے کئی عجیب وغریب تجربات کیے ہیں، اور میں نے اس سے کئی بیماریوں کا علاج کیا، اور اللہ کی اجازت سے شفا پائی"۔[4][5]

---

[1] ابن ماجہ، حدیث: ۳۰۶۲، وغیرہ، اور البانی نے صحیح ابن ماجہ ۲/ ۱۸۳ اور ارواء الغلیل ۴/ ۳۲۰ میں صحیح قرار دیا ہے۔

[2] سنن ترمذی: ۱/ ۱۸۰، حدیث: ۹۶۳، سنن بیہقی: ۵/ ۲۰۲، امام البانی نے صحیح ترمذی: ۱/ ۲۸۴، اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۲/ ۵۷۲، حدیث: ۸۸۳ میں اسے صحیح کہا ہے، اور دیکھیں: زاد المعاد: ۴/ ۳۹۲۔

[3] الإداوۃُ: مشکیزہ، جمع: الأَدَاوَی۔ مختار الصحاح، ۱/ ۱۱۔

[4] [زاد المعاد: ۴/ ۳۹۳، و۱۷۸]

[5] اہل حجاز کے علاوہ دیگر لوگ کہتے ہیں: « فَبَرِئْتُ » . دیکھیں: النہایہ فی غریب الحدیث، ۱/ ۱۱۱.

# ۱۸-دل کے امراض کا علاج

دل تین قسم کے ہیں:

۱- بے عیب دل: اور وہی ہے جو قیامت کے دن نجات پائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝٨٨ إِلَّا مَنْ أَتَى ٱللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝٨٩ ﴾

"جس دن نہ کوئی مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے۔ مگر جو اللہ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آیا"۔[الشعراء:۸۸-۸۹]

اور بے عیب دل وہ ہے جو ہر ایسی خواہش سے پاک ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی ممانعت کے خلاف ہو، اور ہر ایسے شبہ سے پاک ہو جو اس کی خبر کے مخالف ہو، چنانچہ وہ اللہ کے سوا ہر کسی کی بندگی سے محفوظ ہو، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو اپنا فیصل نہ مانتا ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ صحیح سالم دل وہ ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے کسی بھی طرح کا شرک نہ رکھتا ہو؛ بلکہ اس کی عبادت اللہ کے لئے خالص ہو: ارادہ، محبت، توکل، انابت، خشوع، خشیت، اور امید میں۔ اور اس کا عمل اللہ کے لئے خالص ہو، چنانچہ اگر محبت کرے تو اللہ کے لئے محبت کرے، اور اگر نفرت کرے تو اللہ کے لئے

نفرت کرے، اور اگر دے تو اللہ کے لئے دے، اور اگر روکے تو اللہ کے لئے روکے، اس کی تمام تر فکر اللہ کے لئے ہو، اس کی محبت اللہ کے لئے ہو، اس کا قصد اللہ کے لئے ہو، اس کا بدن اللہ کے لئے ہو، اس کے اعمال اللہ کے لئے ہوں، اس کی نیند اللہ کے لئے ہو، اس کی بیداری اللہ کے لئے ہو، اس کی گفتگو، اور اللہ کے بارے میں گفتگو اس کے لئے ہر گفتگو سے زیادہ محبوب ہو، اور اس کے خیالات اللہ کی رضا اور محبت کے گرد گھومتے ہوں۔[1] ہم اللہ تعالی سے ایسے دل کا سوال کرتے ہیں۔

۲- مردہ دل: یہ پہلے دل کے برعکس ہے، یہ وہ دل ہے جو اپنے رب کو نہیں پہچانتا، اور نہ ہی اس کے حکم کے مطابق اس کی عبادت کرتا ہے، اور نہ ہی اس چیز کو پسند کرتا ہے جو اللہ کو پسند ہو اور جس سے وہ راضی ہو؛ بلکہ وہ اپنی خواہشات اور لذتوں کے ساتھ چلتا ہے، چاہے ان میں اس کے رب کی ناراضگی اور غضب ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ وہ غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے: محبت میں، خوف میں، امید میں، رضا میں، ناراضگی میں، تعظیم میں، اور ذلت میں، اگر وہ نفرت کرتا ہے تو اپنی خواہش کے لیے نفرت کرتا ہے، اگر محبت کرتا ہے تو اپنی خواہش کے لیے محبت کرتا ہے، اگر دیتا ہے تو اپنی خواہش کے لیے دیتا ہے، اگر روکتا ہے تو اپنی خواہش کے لیے روکتا ہے، چنانچہ

---

[1] دیکھیں ابن قیم رحمہ اللہ کی: اغاثۃ اللھفان من مصائد الشیطان ۱/۷، و۷۳۔

خواہش اس کا امام ہے، شہوت اس کا قائد ہے، جہالت اس کا راہنما ہے، اور غفلت اس کی سواری ہے۔ ہم اللہ سے اس دل سے پناہ مانگتے ہیں۔[1]

۳- بیمار دل: یہ وہ دل ہے جس میں زندگی بھی ہے اور بیماری بھی، اس کے پاس دو طرح کی قوتیں ہیں، کبھی ایک غالب آتی ہے اور کبھی دوسری، اور وہ ان میں سے جس پر غالب ہو، اسی کے مطابق ہوتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت، ایمان، اخلاص اور اس پر توکل کی وہ قوت ہے جو اس کی زندگی کا ذریعہ ہے، اور اس میں شہوات کی محبت، ان کے حصول کی حرص، حسد، تکبر، خود پسندی، بلندی کی محبت، زمین میں فساد پھیلانے کی خواہش، ریاکاری، نفاق، بخل اور کنجوسی کی وہ قوت ہے جو اس کی ہلاکت اور بربادی کا سبب بنتی ہے۔[2] ہم اللہ تعالیٰ سے اس قسم کے دل سے پناہ مانگتے ہیں۔

دل کی تمام بیماریوں کا علاج قرآن کریم میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ

---

(۱) دیکھیں: اغاثۃ اللھفان من مصاید الشیطان، ۱/۹۔

(۲) دیکھیے: اغاثۃ اللھفان، ۱/۹

﴿ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ ﴾

" اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے"۔[سورۃ یونس:۵۷]

نیز اللہ عزیز و برتر نے فرمایا:

﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ ﴾

" یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی"۔[سورۃ الاسراء:۸۲]

دل کے امراض کی دو قسمیں ہیں:

ایک قسم ایسی ہے جس سے اس دل والے کو فوری طور پر تکلیف محسوس نہیں ہوتی، اور یہ جہالت، شبہات اور شکوک کا مرض ہے، اور یہ دونوں اقسام میں سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے، لیکن دل کی خرابی کی وجہ سے اس کا احساس نہیں ہوتا۔

اور ایک قسم: فوری تکلیف دینے والا مرض: جیسے بے چینی، غم، حزن، اور غصہ، اور یہ مرض قدرتی ادویات کے ذریعے اس کے اسباب کو دور کرنے سے زائل ہو سکتا

ہے۔[1]

دل کا علاج چار امور کے ذریعہ ہوتا ہے:

پہلا امر: قرآن کریم کے ذریعہ؛ کیونکہ یہ سینوں میں موجود شک کے لئے شفا ہے، اور اس میں موجود شرک، کفر کی گندگی، شبہات اور شہوات کی بیماریوں کو دور کرتا ہے، یہ ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو حق کو جانتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں، اور یہ مومنوں کے لئے رحمت ہے کیونکہ اس کے ذریعے انہیں فوری اور دیرپا ثواب حاصل ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَٰهُ وَجَعَلْنَا لَهُۥ نُورًا يَمْشِى بِهِۦ فِى ٱلنَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُۥ فِى ٱلظُّلُمَٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَٰفِرِينَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٢٢﴾ ﴾

" اور کیا وہ شخص جو مردہ تھا، پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لیے ایسی روشنی بنادی جس کی مدد سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے، اس شخص کی طرح ہے جس کا حال یہ ہے کہ وہ اندھیروں میں ہے، ان سے کسی صورت نکلنے والا نہیں۔ اسی طرح کافروں کے لیے وہ عمل خوشنما بنادیے گئے جو وہ کیا کرتے تھے"۔[سورۃ الانعام:۱۲۲]

دوسرا امر: دل کو تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے:

---

[1] دیکھیے: اغاثۃ اللھفان، ۱/ ۴۴۔

۱- اس کی قوت کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ایمان، عمل صالح اور اطاعت کے اذکار ہیں۔

۲- نقصان دہ چیزوں سے پرہیز، اور یہ تمام گناہوں اور مختلف خلاف ورزیوں سے اجتناب کے ذریعے ہوتا ہے۔

۳- ہر نقصان دہ چیز سے خلاصی حاصل کرنا، اور یہ توبہ و استغفار کے ذریعہ ہوتا ہے۔

تیسری بات: دل کی ایسی بیماری کا علاج جو نفس کے غلبے سے پیدا ہوتی ہے:

اس کے دو علاج ہیں: محاسبہ اور مخالفت۔ محاسبہ کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: عمل سے پہلے، اس کے چار مقامات ہیں:

۱- کیا یہ عمل اس کے لیے ممکن ہے؟

۲- کیا اس عمل کو انجام دینا اسے چھوڑنے سے بہتر ہے؟

۳- کیا یہ عمل اللہ کی رضا کے لئے کیا جارہا ہے؟

۴- کیا یہ عمل کسی کی مدد سے انجام دیا جارہا ہے، اور کیا اس کے لیے مددگار موجود ہیں جو اس کی مدد اور نصرت کریں اگر عمل میں مددگاروں کی ضرورت ہو؟ اگر جواب موجود ہو تو آگے بڑھیں ورنہ کبھی بھی اس کا اقدام نہ کریں۔

دوسری قسم: عمل کے بعد اور اس کی تین قسمیں ہیں:

۱- اس نیکی پر اپنے نفس کا محاسبہ کرنا جس میں اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی ہوئی ہو، اور اسے مطلوبہ طریقے سے انجام نہ دیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں شامل ہیں: اخلاص، نصیحت، پیروی، احسان کے مقام کا مشاہدہ، اپنی ذات پر للہ کی نعمت کا مشاہدہ، اور ان سب کے بعد کوتاہی کا اعتراف۔

۲- ہر اس کام پر نفس کا محاسبہ جس کا چھوڑ دینا کرنے سے بہتر تھا۔

۳- نفس کا محاسبہ کسی جائز یا معمول کے کام پر جو اس نے نہیں کیا، اور یہ کہ کیا اس نے اسے اللہ اور آخرت کی فلاح کے لئے چھوڑا؟ تو وہ کامیاب ہو گا، یا دنیا کی خاطر چھوڑا؟ تو وہ ناکام رہے گا۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ فرائض پر کرے، پھر اگر ان میں کوئی کمی ہو تو اسے پورا کرے، پھر اپنے نفس کا محاسبہ ممنوعات پر کرے، اگر معلوم ہو کہ اس نے ان میں سے کچھ کیا ہے تو توبہ واستغفار کے ذریعے اس کا تدارک کرے، پھر اپنے اعضاء کے اعمال پر محاسبہ کرے، پھر غفلت پر محاسبہ کرے۔[1]

چوتھا امر: دل کی بیماری کا علاج، شیطان کے تسلط سے نجات:

---

[1] دیکھیے: اغاثۃ اللھفان: ۱/ ۱۳۶۔

شیطان انسان کا دشمن ہے، اور اس سے نجات کا راستہ وہی ہے جو اللہ نے استعاذہ کے ذریعے مقرر فرمایا ہے۔ نبی ﷺ نے نفس کی برائی اور شیطان کی برائی سے پناہ مانگنے کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے، آپ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ((قُلْ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا، أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ، قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ)). ”کہو: اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، اے غیب اور حاضر کے جاننے والے، ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اس بات سے کہ اپنے ہی نفس پر برائی کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف کھینچ لاؤں۔ یہ دعا صبح کے وقت، شام کے وقت اور جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو پڑھو۔“[1]

استعاذہ، توکل اور اخلاص شیطان کے تسلط کو روکنے کا ذریعہ ہیں۔[2]

اللہ تعالی درود و سلام نازل فرمائے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر، آپ کی آل و اصحاب پر اور قیامت تک بھلائی کے ساتھ آپ کے اصحاب کی پیروی کرنے والوں پر۔

---

(۱) سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۳۹۲ اور ابو داود حدیث نمبر ۵۰۵۸۔ البانی نے اسے صحیح ترمذی ۳/ ۱۴۲ میں صحیح کہا ہے۔

(۲) دیکھیں: اغاثۃ اللھفان، ۱/ ۱۴۵-۱۶۲۔

# فہرست

کتاب و سنت کی دعائیں ........................................ ۲
مقدِّمہ........................................................ ۵
دعا کی فضیلت ................................................. ۷
کتاب و سنت کی دعائیں ........................................ ۱۵
علاج ومعالجہ بذریعہ جھاڑ پھونک ................................ ۷۸
مقدمہ :قرآن وسنت کے ذریعے علاج کی اہمیت ................... ۷۹
۱-جادو کا علاج ................................................ ۸۷
۲- نظر بد کا علاج ............................................. ۱۰۲
۳-انسانی ذہن پر جنات کے اثرات کا علاج ...................... ۱۰۷
۴-نفسیاتی بیماریوں کا علاج ..................................... ۱۰۹
۵- پھوڑا اور زخم کا علاج ....................................... ۱۱۷
۶-مصیبت کا علاج ............................................... ۱۱۸
۷-فکر مندی اور حزن وملال کا علاج .............................. ۱۲۳
۸-بے قراری وبے چینی کا علاج .................................. ۱۲۵
۹-مریض کا اپنے لیے علاج....................................... ۱۲۶
۱۰-بیمار پرسی کے وقت مریض کا علاج ............................ ۱۲۷
۱۱-نیند میں گھبراہٹ اور ڈر کا علاج ................................ ۱۲۷

۱۲-بخار کا علاج ........................................ ۱۲۸
۱۳-ڈسنے اور ڈنک کا علاج ........................................ ۱۲۸
۱۴-غصہ کا علاج ........................................ ۱۲۸
۱۵-کلونجی سے علاج ........................................ ۱۲۹
۱۶-شہد کے ذریعہ علاج ........................................ ۱۳۰
۱۷-زمزم کے پانی سے علاج ........................................ ۱۳۱
۱۸-دل کے امراض کا علاج ........................................ ۱۳۳

رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

# رسالة الحرمين

## حرمین کا پیغام

مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے

مختلف زبانوں میں رہنمائی کرنے والی شرعی کتابیں

978-603-517-403-9